جلد ۳۴ | ۱۹ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ھ ش | ۱۶ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ | ۱۹ فروری ۱۹۴۶ء | نمبر ۴۲

## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج بخار تو نہیں ہوا۔ لیکن پیچش کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی سر درد کان درد اور بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق لاہور سے ۱۷ فروری کی اطلاع ہے۔ کہ ڈریسنگ کئے جانے کی وجہ سے زخم میں درد کی شدت ہو گئی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

جناب مرزا محمود بیگ صاحب آف پٹی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں کچھ عرصہ سے بعارضہ ضعف قلب بیمار ہیں۔ ان دنوں تکلیف زیادہ ہے۔ احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

آج حافظ محمد اسحاق صاحب محلہ دارالرحمت نے اپنے لڑکے محمد عثمان صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی۔ جس میں کئی ایک اصحاب شریک ہوئے۔

# ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## موجودہ زمانہ کا جہاد کیا ہے؟

(۱) "یاد رہے کہ مسئلہ جہاد کو جس طرح پر حال کے اسلامی علماء نے جو مولوی کہلاتے ہیں سمجھ رکھا ہے۔ اور جس طرح وہ عوام کے آگے اس مسئلہ کی صورت بیان کرتے ہیں۔ ہرگز وہ صحیح نہیں ہے۔ اور اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں۔ کہ وہ لوگ اپنے پُرجوش وعظوں سے عوام وحشی صفات کو ایک درندہ صفت بنا دیں۔ اور انسانیت کی تمام پاک خوبیوں سے بے نصیب کر دیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ جس قدر ایسے ناحق کے خون ان نادان اور نفسانی انسانوں سے ہوتے ہیں۔ کہ جو اس راز سے بے خبر ہیں۔ کہ کیوں اور کس وجہ سے اسلام کو اپنے ابتدائی زمانہ میں لڑائیوں کی ضرورت پڑی تھی۔ ان سب کا گناہ ان مولویوں کی گردن پر ہے۔ کہ جو پوشیدہ طور پر ایسے مسئلے سکھاتے ہیں۔ جن کا نتیجہ دردناک خونریزیاں ہیں۔" (رسالہ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۵، ۶)

(۲) "یہ طریق جہاد جس پر اس زمانہ کے اکثر وحشی کاربند ہو رہے ہیں۔ یہ اسلامی جہاد نہیں ہے۔ بلکہ یہ نفس امارہ کے جوشوں سے یا بہشت کی طمع خام سے ناجائز حرکات ہیں جو مسلمانوں میں پھیل گئے ہیں۔" (صفحہ ۸، ۹)

(۳) "موجودہ طریق غیر مذاہب کے لوگوں پر حملہ کرنے کا جو مسلمانوں میں پایا جاتا ہے۔ جس کا نام وہ جہاد رکھتے ہیں۔ یہ شرعی جہاد نہیں ہے۔ بلکہ صریح خدا اور اسکے رسول کے حکم کے مخالف اور سخت معصیت ہے۔" (صفحہ ۱۷)

(۴) "واعلموا ان وقت الجهاد السيفي قد مضى ولم يبق الا جهاد القلم والدعاء و آيات عظمى (حقیقۃ المہدی صفحہ ۲۲) یعنی سمجھ لو کہ اب جہاد کا زمانہ نہیں۔ بلکہ قلم۔ دُعا اور آیات عظمےٰ سے جہاد کرنے کا زمانہ ہے۔

(۵) لا سيف في هذا الزمان الا سيف قوة البيان ولا اجد في هذا العصر تاثير القنات الا في البراهين والادلة والآيات یعنی اس زمانہ میں قوت بیان کے سوا اور کوئی تلوار نہیں۔ اور ادلہ و براہین اور نشانات کے بیان کرنے میں جو تاثیر ہے وہ نیزوں میں ہرگز نہیں۔ (صفحہ ۲۶)

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
# الفضل
Digitized by Khilafat Library Rabwah
قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۹ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ھش

## جہاد بالسیّف اور اس کے شرائط

از ایڈیٹر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک بہت بڑا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے جہاد بالسیف منسوخ کر دیا۔ اور اس طرح ایک بہت اہم امر کو جس پر مسلمانوں کی ہستی کا دارومدار تھا۔ بیکار کر کے رکھ دیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام نے جہاد بالسیف کو بعض خاص شرائط کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ اور جب تک وہ شرائط موجود نہ ہوں۔ جہاد بالسیف کی اجازت نہیں دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں جو کچھ فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب تک وہ شرائط نہ پائی جائیں اس وقت تک جہاد بالسیف یعنی دین کے لئے جنگ وجدال جائز نہیں۔

عملی طور پر تو وہ لوگ بھی جہاد کی اسی تعریف کو درست سمجھتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بڑھ بڑھ کر اعتراض کرتے ہیں۔ چنانچہ آج تک کسی موقع پر بھی انہوں نے باوجود یہ عقیدہ رکھنے کے کہ جب تک دنیا میں کفار کا وجود قائم رہے ان سے جہاد بالسیف کرنا چاہئے۔ کہیں جہاد بالسیف کر کے نہیں دکھایا۔ لیکن منہ سے یہی کہتے ہیں۔ کہ میرزا صاحب نے تلوار کے جہاد کے خلاف آواز اٹھا کر مسلمانوں کو بیدست وپا بنا دیا۔ اور اسلام کی ایک نہایت ضروری تعلیم پر خط تنسیخ کھینچ دیا ہے حالانکہ کسی غیر مسلم پر اس لئے جبر کرنا کہ اس سے اس کا مذہب چھڑایا جائے۔ اسلام کے صریح خلاف ہے۔ اسلام صاف اور کھلے الفاظ میں کہتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین۔ دین کے بارہ میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ صرف اسلام کی کسی تعلیم پر خط تنسیخ نہیں کھینچا۔ بلکہ اسلام کے چہرہ سے ایک نہایت بدنما داغ دُور فرما دیا ہے۔ جو عقل کے کورے علماء نے لگا رکھا تھا اور سمجھ رکھنے والے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ اس حقیقت کے آگے بھی اسی طرح سر تسلیم خم کر رہے ہیں۔ جس طرح اور کئی صداقتوں کو تسلیم کر چکے ہیں۔ چنانچہ اخبار "کوثر" ۱۳ فروری ۱۹۴۶ء نے اس بات کا جواب دیتے ہوتے کہ "ہم جہاد بالسیف بھی نہیں کر سکتے"۔ لکھا ہے:۔

" جہاد بالسیف کا مطالبہ اس وقت کس نے آپ سے کیا ہے۔ جہاد بالسیف کی دو غرضیں ہوتی ہیں۔ اوّل جب جماعت اسلامی قائم ہو کر حق کی دعوت دینے لگے اور باطل اس کو بزور قوت مٹانے پر تُل جائے۔ اور ہجرت کرنے کے بعد بھی اسکی ہستی کو زندہ رہنے کا حق نہ دے۔ پھر دوم جب کہیں نظام حق قائم ہو جائے۔ اور اصلاح عالم کا فریضۂ مقدس ادا کرنے کے لئے وہ اپنے مرکز سے باہر قدم نکالے۔ اور کفر وباطل کی طاقتیں اس کو حق امامت کے ادا کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیں اس وقت بھی نظام حق کا یہ فرض ہو جاتا ہے۔ کہ کفر وضلالت کے اماموں سے زمام اقتدار چھین لی جائے۔ اور ان کو اس قابل نہ رکھا جائے کہ وہ خلق خدا کو گمراہ کر سکیں یہ دونوں صورتیں اس وقت موجود نہیں"۔

ان سطور میں ان شرائط کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو جہاد بالسیف کے لئے ضروری ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ جب تک یہ شرائط نہ پائے جائیں یعنی ایسے حالات نہ پیدا ہو جائیں جن کا ان سطور میں مختصر ذکر کیا گیا ہے۔ اس وقت تک جہاد بالسیف قطعاً جائز نہیں۔ گویا وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں پر ہمیشہ اور ہر حالت میں یہ فرض عائد ہے۔ کہ غیر مسلموں پر اس لئے جبر اور تشدد کرتے رہیں۔ کہ ان سے ان کا مذہب چھڑا کر انہیں نام کے مسلمان بنا لیں وہ سراسر غلطی پر ہیں۔ اور اسلام کے بہت بڑے دشمن۔ وہ خود تو کچھ کرتے کراتے نہیں اور نہ امید ہے کہ کبھی اپنے اس عقیدہ پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو سکیں۔ لیکن اس سراسر غلط اور بے ہودہ عقیدہ کا اظہار کر کے اسلام کو دنیا کی نظروں میں وحشت اور درندگی پھیلانے والا مذہب قرار دے رہے ہیں۔ کاش وہ اس غلط روی سے باز آئیں اور اسلامی جہاد جسکی اسوقت شدید ضرورت ہے۔ اور جسے اسلام نے جہاد اکبر قرار دیا ہے۔ اسمیں شریک ہو کر دین اور دنیا کی کامیابی حاصل کریں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

اس زمانہ کا جہاد یہی ہے۔ کہ اعلائے کلمۂ اسلام میں کوشش کریں۔ مخالفوں کے الزامات کا جواب دیں۔ دین متین اسلام کی خوبیاں دنیا میں پھیلائیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سچائی دنیا پر ظاہر کریں۔ یہی جہاد ہے۔ جب تک خدا تعالےٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کرے۔

---

## چھبیسویں (۲۶) مجلس مشاورت

جیسا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے ماتحت جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جا چکا ہے۔ امسال مجلس مشاورت کا اجلاس مورخہ ۱۹ تا ۲۱ شہادت ۱۳۲۵ہش مطابق ۱۹ تا ۲۱ اپریل ۱۹۴۶ء منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ جماعتوں کو ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دینی چاہئے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

---

## یوم مصلح موعود اور جلسہ مستورات

۲۰ فروری بروز بدھ صبح نو بجے نصرت گرلز سکول میں جلسہ مصلح موعود زیر انتظام لجنہ اماء اللہ منعقد ہوگا۔ براہ مہربانی مستورات ٹھیک وقت پر پہنچیں اور جلسہ میں شمولیت فرما کر اپنے ایمانوں کو تازہ کریں۔

(مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

---

## دارالامان میں جلسہ مصلح موعود

۲۰۔ ماہ تبلیغ مطابق ۲۰ فروری بروز بدھ پہلا اجلاس زیر صدارت جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے ناظر اعلیٰ ۹½ بجے صبح تعلیم الاسلام کالج کی گراؤنڈ میں منعقد ہوگا۔ دوسرا اجلاس زیر صدارت آنریبل جناب چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ۲ بجے بعد نماز ظہر منعقد ہوگا۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ ان اجلاس میں ہونیوالی تقاریر کو سن کر اپنے ایمانوں کو تازہ کریں مستورات کے لئے پردہ کا انتظام مسجد نور میں کیا جائیگا۔ پروگرام حسب ذیل ہے۔

| وقت | عنوان | مقرر |
|---|---|---|
| ۹½ تا ۱۰ | تلاوت ونظم۔ | |
| ۱۰ تا ۱۰۔۴۰ | پیشگوئی مصلح موعود کی غرض وغایت | حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب |
| ۱۰۔۴۰ تا ۱۱۔۲۰ | بلحاظ ذاتی علامات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ہی مصلح موعود ہیں | جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب |
| ۱۱۔۲۰ تا ۱۱۔۳۰ | نظم | |
| ۱۱۔۳۰ تا ۱۲۔۱۰ | خلافت مصلح موعود | جناب مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے |
| | نماز ظہر ۔۔۔ اجلاس دوم | |
| ۲ تا ۲۔۳۰ | تلاوت ونظم | |
| ۲۔۳۰ تا ۳ | قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ | مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی |
| ۳ تا ۳۔۳۰ | اسیروں کا رستگار | مولوی محمد سلیم صاحب فاضل |
| ۳۔۳۰ تا ۳۔۵۰ | "مصلح موعود سے قبل بشیر کے آنے میں حکمت" | مولوی نور الحق صاحب |
| ۳۔۵۰ تا ۴۔۳۰ | پیشگوئی مصلح موعود پر پیغامیوں کے اعتراضات کے جوابات۔ اصل مصداق حضرت امیر المومنین | |

(... ناظر دعوت و تبلیغ)

# زندہ خدا کا زندہ نشان

یہ زمانہ ترقی اور روشنی کا زمانہ کہلاتا ہے۔ اس روشنی کے زمانہ میں مختلف اقوام بجائے اس کے کہ مالک حقیقی تک پہونچنے کی کوشش کرتیں۔ اور ان وسائل کو اختیار کرتیں۔ جو قطعی طور پر اس تک پہنچانے والے ہیں انہوں نے خدا کی ہستی کا انکار کر دیا۔ اور لامذہبیت کی رَو میں بہ گئیں۔ اور وہ لوگ جو کسی مذہب کے قائل رہے۔ وہ بھی اس کو ایسے رنگ میں پیش کرنے لگے۔ جو لوگوں کو مذہب کیطرف مائل کرنے کی بجائے نفرت دلانے کا موجب ہوگیا۔

## نشانِ رحمت

اس خطرناک زمانہ میں خدا تعالےٰ کی رحمت نے جوش مارا۔ اور اس نے چاہا۔ کہ وہ دنیا پر اپنی ہستی ظاہر کرے۔ اور اپنے تک پہنچنے کا صحیح راستہ لوگوں کو دکھائے۔ چنانچہ اس نے اس غرض کے لئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود اور موعود کل ادیان بناکر قادیان کی بستی میں مبعوث فرمایا۔ آپ نے صدہا نشانات دکھا کر اس بات کو ثابت کر دیا۔ کہ زندہ خدا موجود ہے۔ اور اس تک پہونچنے کا صحیح راستہ صرف مذہب اسلام ہی ہے۔ آپ نے دنیا کے سامنے جو نشانات پیش کئے۔ ان میں سے سب سے بڑا اور زندہ نشان جو اب بھی سب دنیا ملاحظہ کرسکتی ہے۔ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے فروری ۱۸۸۶ء میں آپ کو الہاماً بتایا۔ کہ آپ کے ہاں ایک لمبی عمر پانے والا لڑکا پیدا ہوگا۔ جو بہت بڑی استعدادیں لے کر اس دنیا میں آئیگا۔ بڑا ہو کر آپ کی طرح زندہ نشانات دکھائیگا۔ اور آپ کے لائے ہوئے مشن کو کامیاب کریگا۔ خدا اس سے ہمکلام ہوگا۔ اور اس کا وجود خدا کی ہستی کا ایک زندہ ثبوت ہوگا۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی اور ۱۸۸۹ء میں یہ پسر موعود پیدا ہوا۔ اور ۱۹۱۴ء میں پچیس سال کی عمر میں جماعت احمدیہ کی قیادت آپ کے ہاتھ میں آئی۔ اور آپ کے طفیل جماعت احمدیہ نے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کی:-

## پسر موعود کی پیشگوئی

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ جنوری ۱۸۸۶ء میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی جماعت احمدیہ اپنے تین ہمراہیوں سمیت ہوشیارپور تشریف لے گئے۔ اور چالیس دن تک پوری خلوت نشینی اختیار فرمائی۔ جس میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو ہمکلامی کا شرف بخشا۔ اور مستقبل کے متعلق بہت سی اہم بشارات دیں۔ ان میں سے ایک بشارت یہ تھی۔ کہ آپ کے ہاں بہت بڑی شان والا ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ مجاہدہ عظیمہ کے خاتمہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ خبر ایک عام اشتہار کے ذریعہ لوگوں میں مشتہر کر دی۔ اس اشتہار کی وہ عبارت جو پسر موعود کے ساتھ تعلق رکھتی ہے حسب ذیل ہے۔

"خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جل شانہ و عزّ اسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا۔

میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں۔ کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان لاتے۔ اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور ایک پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔

خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس رُوح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والاخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا۔ وکان امراً مقضیاً"

## پیشگوئی کی اہمیت

الغرض یہ وہ الفاظ ہیں جن میں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کے ہاں ایک ذی شان لڑکے کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی۔ اور اس کو آپ نے ایک اشتہار کے ذریعہ لوگوں میں شائع کر دیا۔ یہ عظیم الشان غیبی خبر خدا تعالےٰ کے وجود کا پتہ دے رہی تھی۔ کیونکہ علم غیب سوائے خدا تعالےٰ کے اور کسی کو حاصل نہیں۔ کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس کا ایک گھنٹہ زندہ رہنا یقینی ہے۔ چہ جائیکہ وہ یہ خبر دے۔ کہ وہ خود بھی ایک لمبا عرصہ زندہ رہے گا۔ اور پھر اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔ اور وہ لڑکا ذی شان ہوگا۔ پس یہ خبر ایک ایسی خبر تھی جس کے دیئے جانے کا منشا یہی تھا۔ کہ تا لوگ جان لیں کہ عالم الغیب خدا موجود ہے۔ اور ایسے نشان کے وقوع پذیر ہونے کے بعد پھر کسی قسم کی باتیں بنانا سخت نالائقی تھا۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اس خبر کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بھی فرما دیا۔ کہ آپ لوگوں میں یہ اعلان فرما دیں۔ کہ اگر اس نشان کے واقع ہونے کے بعد پھر کسی نے یہ کہنا ہے۔ کہ ایسا نشان کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا۔ تو وہ بھی اس قسم کا نشان دکھائے جانے کی کوشش کرے۔ لیکن یاد رکھو کہ اگر اس تحدی کے باوجود پھر بھی کوئی اس کے مقابل پر نشان دکھانے کی جرأت نہ کرے۔ تو پھر اس پیشگوئی کے وقوع پذیر ہونے پر باتیں بنانا جرم ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہ تحدی شائع کر دی۔ جس کے الفاظ خدا تعالےٰ کے کہے ہوئے تھے۔ اور وہ یہ ہیں۔

## پیشگوئی کے متعلق تحدی

" اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا۔ تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کرسکو۔ اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کرسکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو۔ کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اس اشتہار کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور اشتہار شائع فرمایا اور اس میں پسر موعود کے پیدا ہونے کی مدت بھی مقرر فرما دی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا (مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) بموجب وعدہ الٰہی نو سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو۔ خواہ دیر سے۔ بہرحال اس عرصہ کے اندر اندر پیدا ہو جائیگا۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

پسر موعود کے متعلق آپ کی اس نو سالہ میعاد کی تعیین پر بعض مخالفوں نے نکتہ چینی کی۔ اور لکھا۔ کہ نو سال میعاد بہت زیادہ ہے اور اس میں کافی گنجائش ہے۔ لوگوں کے اس اعتراض پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اشتہار دیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ

"جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے۔ کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی۔ اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا" (اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء)

پھر فرمایا:۔

"نو برس کے عرصہ تک تو خود اپنے زندہ رہنے کا ہی حال معلوم نہیں۔ اور نہ یہ معلوم ہے۔ کہ اس عرصہ تک کسی قسم کی اولاد خواہ نخواہ پیدا ہوگی۔ چہ جائیکہ لڑکا پیدا ہونے پر کسی اٹکل سے قطع اور یقین کیا جائے۔" (اشتہار محک اخیار و اشرار)

### ارہاص پسر موعود

ان سب خبروں کے شائع ہو جانے کے بعد ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اور آپ نے اس کا نام بشیر احمد رکھا۔ لیکن یہ بچہ ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو وفات پا گیا۔ اس کی وفات پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے پیشگوئی تو یہ کی تھی۔ کہ آپ کے ہاں زندہ رہنے والا اور شان و شوکت والا لڑکا پیدا ہوگا۔ لیکن لڑکا پیدا ہو کر فوت ہو گیا۔ اس لئے آپ کی پیشگوئی درست نہ نکلی۔ مخالفین کے ان اعتراضات کے جواب میں حضور علیہ السلام نے ایک اشتہار سبز اوراق پر شائع فرمایا۔ جس میں بتایا۔ کہ بشیر احمد کے وفات پا جانے سے عظیم الشان لڑکے کے متعلق پیشگوئی پر کسی قسم کا موہبہ کھولنا درست نہیں۔ کیونکہ آپ نے کبھی بھی یہ تحریر نہیں کیا۔ کہ پیشگوئی کے بعد پہلا لڑکا جو پیدا ہوگا۔ وہ اصل پیشگوئی کا مصداق ہوگا۔ بلکہ اس کے خلاف آپ یہ لکھ چکے ہیں کہ نو سال کے اندر پیدا ہونے والی اولاد میں سے کوئی ایک لڑکا پسر موعود ہوگا۔ پس بشیر احمد کی وفات سے اصل پیشگوئی پر حرف نہیں آتا۔ بلکہ اس پیشگوئی کے درست ہونے کے نشانات ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ کیونکہ پیشگوئی کے ابتدا سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ پسر موعود کے پیدا ہونے سے پہلے ایک اور لڑکا پیدا ہوگا۔ جو بالآخر وفات پا جائیگا اور اسکے بعد وہ موعود لڑکا پیدا ہوگا۔ چنانچہ اس اشتہار کے بعض حصے جو اس مضمون کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) "خدا تعالےٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی۔ اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے۔ کہ وہ روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔" (سبز اشتہار صفحہ ۱۷ حاشیہ)

(۲) "بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا کہ یہ سب عبارتیں خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے (ناقل) پسر متوفی کے حق میں ہیں۔ اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ "اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔" پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا ہے۔ اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔ (سبز اشتہار صفحہ ۲۱ حاشیہ)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک خط حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب کو جو بعد میں آپ کی جماعت کے پہلے خلیفہ ہوئے لکھا۔ آپ اس میں فرماتے ہیں۔ "یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں جو بظاہر ایک لڑکے کی بابت پیشگوئی سمجھی گئی تھی۔ وہ درحقیقت دو لڑکوں کی بابت پیشگوئی تھی۔ یعنی اشتہار مذکور کی پہلی یہ عبارت کہ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اسکا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اسکو مقدس روح دی گئی ہے وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ یہ تمام عبارت اس پسر متوفی کے حق میں ہے۔ اور مہمان کا لفظ جو اس کے حق میں استعمال کیا گیا ہے۔ یہ اسکی چند روزہ زندگی کیطرف اشارہ ہے۔ کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے۔ جو چند روزہ رہ کر چلا جاوے۔ اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جاوے۔ اور بعد کا وہ فقرہ مصلح موعود کیطرف اشارہ ہے۔ اور آخر تک اسی کی تعریف ہے۔" الغرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں پہلا لڑکا پیدا ہوا اور وہ وفات پا گیا اور اس سے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کا ایک حصہ پورا ہو گیا۔ اور وہ لڑکا جسے مہمان کہہ کر پکارا گیا تھا وہ سولہ ماہ زندہ رہ کر فوت ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل پیشگوئی کو پڑھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ فوت ہونے والے لڑکے کے معًا بعد پسر موعود نے پیدا ہونا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سبز اشتہار میں اس بات کو لوگوں کے سامنے ان الفاظ میں رکھا:۔

"سو اے وے لوگو جنہوں نے ظلمت کو دیکھا (یعنی بشیر احمد کی وفات کو اور لوگوں کے اعتراض کو) خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی (یعنی مصلح موعود کی پیدائش) آئیگی۔" (سبز اشتہار صفحہ ۷)

الغرض بشیر احمد کی وفات پر جو اشتہار شائع ہوا اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اصل پیشگوئی کی مزید وضاحت فرمائی اور وہ خبریں جو مزید طور پر آپ کو پسر موعود کے متعلق ملی تھیں اُن کو شائع فرمایا۔ ان اخبار میں سے یہ بھی تھا کہ پسر موعود کے بہت سے نام الہامی طور پر رکھے گئے ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:۔ فضل عمر۔ بشیر ثانی محمود احمد۔ اولوالعزم۔ مصلح موعود۔ یوسف سبز اشتہار کے پڑھنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ پسر موعود نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلیفہ ہونا تھا۔

### پسر موعود کی ولادت

سو اس اشتہار اور الہامی تفصیلات کے شائع کر دینے کے بعد ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو آپ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا اور اس کی پیدائش پر آپ نے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ اس میں آپ فرماتے ہیں:۔

"خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے۔ اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائیگا جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے۔ جس طور سے چاہتا ہے۔ پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ ہجری روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالےٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے۔ جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔ مگر اب تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے۔ یا وہ کوئی اور ہے لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدائے تعالےٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔ اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں تو دوسرے وقت میں ظہور پذیر ہوگا۔ اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائیگا تو خدائے عزوجل اُس دن کو ختم نہیں کریگا۔ جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے۔ مجھے ایک خواب میں اُس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا۔

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدۂ ز راہ دُور آمدۂ

پس اگر حضرت باری جلشانہ کے ارادہ میں دیر سے مراد اسقدر دیر ہے کہ جو اس پسر کے پیدا ہونے سے جسکا نام بطور تفاؤل بشیر الدین محمود احمد رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو۔"

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ پیدا ہونے والا لڑکا ہی مصلح موعود معلوم ہوتا ہے اور اسلئے اسکے نام بھی وہی رکھے جو پسر موعود کے تھے۔ لیکن فرمایا کہ پورے انکشاف کے بعد دوستوں کو اطلاع دیدی جائیگی۔

### پسر موعود کی تعیین

پسر موعود کی پیشگوئی کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک کتاب سراج منیر تصنیف فرما رہے تھے اور اس کی تالیف کی غرض یہ تھی کہ تا منکرین اسلام کو ان زندہ نشانوں کی طرف توجہ دلائیں جو آپ کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے اور حضور علیہ السلام کی خواہش تھی کہ پسر موعود کا سب سے بڑا نشان ظاہر ہو جاوے تو حضور اس کتاب میں درج فرما دیں اور اسی انتظار میں اس کتاب کو روک کے رکھا۔ چنانچہ جب وہ غرض پوری ہو گئی جس کی وجہ سے وہ کتاب اشاعت پذیر ہونے سے رُکی ہوئی تھی تو یہ کتاب طبع ہو گئی جسمیں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اپنے ہاں لڑکا تولد ہونیکی خبر پر مشتمل اشتہار میں جو یہ وعدہ فرمایا تھا۔

کہ پسر موعود کے متعلق کامل انکشاف سے اطلاع دی جائیگی وہ اطلاع دوستوں کو دے دی اور اس طرح سے بتا دیا کہ پسر موعود پیدا ہو چکا ہے۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"پانچویں پیشگوئی مَیں نے اپنے لڑکے محمود احمد کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائیگا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہارات شائع کئے گئے تھے۔ جو ابتک موجود ہیں۔ اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔" (سراج منیر صفحہ ۳۶)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۸۶ء ماہ فروری میں پسر موعود کے متعلق پیشگوئی کی۔ اور پھر اس کے پیدا ہونے کی مدت نو سال مقرر فرمائی جو ۲۲ مارچ ۱۸۹۵ء کو ختم ہوئی اور مئی ۱۸۹۷ء میں حضور نے اپنی کتاب سراج منیر کے ذریعہ سے لوگوں کو اطلاع دے دی کہ پسر موعود وہ لڑکا ہے۔ جو آپ کے ہاں ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا اور اس کا نام محمود احمد رکھا گیا۔ گویا اس طرح پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہو گیا اور بقیہ حصہ جو اس کے ذی شان اور مصداق علامات ہونے کو ظاہر کرنے والا تھا باقی رہ گیا۔

## پسر موعود کا شباب اور دعویٰ

یہ پسر موعود خدا کے سایہ میں اپنی عمر کے منازل کو طے کرنے لگا اور چونکہ خدا کا وعدہ تھا کہ وہ آپ کو ظاہری اور باطنی علوم سے پُر کرے گا۔ اس لئے اس الٰہی کلام کے شان کے ساتھ پورا ہونے کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ دنیا اس کو کچھ سکھائے۔ اس لئے وہ عام علوم دسویں جماعت تک ہی پڑھ سکا اور دنیوی استادوں سے اُس نے کچھ نہ سیکھا۔ آخر جب آپ اپنی عمر کے پچیسویں ۲۵ سال میں پہنچے۔ تو آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے خلیفہ بنے۔ اگرچہ جماعت احمدیہ کے اکابر لوگ آپ کے خلاف تھے۔ لیکن خدا نے آپ کو زور آور ہاتھ سے اس مقام پر فائز کر دیا۔ اور لوگوں کی مخالفتیں کچھ نہ کر سکیں اور اس وقت سے لے کر اب تک آپ ہی جماعت احمدیہ کے امام چلے آ رہے ہیں۔ باوجود اس کے کہ آپ نے دنیوی علوم کسی استاد سے نہیں سیکھے۔ لیکن خدا نے آپ کو ایسی تعلیم دی ہے کہ کسی فن کا ماہر جب آپ سے بات کرتا ہے۔ تو وہ یہ محسوس کرتا ہے۔ کہ وہ آپ کے سامنے طفل مکتب ہے۔ قرآنی علوم خدا نے آپ کو اتنے سکھائے ہیں۔ کہ باوجود آپ کے لوگوں کو مقابل پر بلانے کے کوئی مقابلہ کے لئے نہیں نکلا۔

آپ کو جنوری ۱۹۴۴ء کے پہلے ہفتہ میں خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا دعویٰ کرنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ آپ نے اس کا اعلان متعدد مقامات پر کر دیا۔

## پیشگوئی کی علامات کا ظہور

پھر علامات نے اس بات کی گواہی دی کہ آپ ہی پسر موعود ہیں۔ کیونکہ آپ کی خلافت کے چونتیس سال یہ بات روز روشن کی طرح واضح کر دکھاتے ہیں۔ کہ کس طرح ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء اور سبز اشتہار میں بیان شدہ علامات اور پیشگوئیاں آپ پر صادق آتی ہیں اور کس طرح سے خدا کا کلام پورا ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ علامات جس طرح آپ پر صادق آتی ہیں۔ اختصاراً درج کی جاتی ہیں۔

(۱) پہلی علامت یہ تھی کہ پسر موعود کے ناموں میں سے ایک نام فضل عمر ہے۔ اس میں اس طرف اشارہ تھا۔ کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے خلیفہ ہونگے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے خلیفہ تھے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور آپ دوسرے خلیفہ بنے۔

(۲) دوسری علامت یہ تھی "وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا" چنانچہ یہ علامت بھی آپ میں پائی جاتی ہے۔ اور ہر ایک شخص اس کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ آپ کثرت سے دین کی خاطر دولت کو خرچ کرتے ہیں۔ اور غرباء کی خبر گیری کرتے ہیں۔

(۳) تیسری علامت یہ ہے۔ کہ "وہ اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا" یہ علامت بھی آپ میں واضح طور پر پائی جاتی ہے۔ ظاہری لحاظ سے اس طور پر کہ آپ مستجاب الدعوات ہیں۔ اور آپ کی دعاؤں سے کثرت سے ظاہری مریضوں نے شفا پائی۔ پھر روحانی لحاظ سے اس طور پر کہ آپ کے ذریعہ سے لاکھوں انسان احمدیت میں داخل ہوئے اور اس طرح سے انہوں نے روحانی بیماریوں سے شفا پائی۔

(۴) چوتھی علامت یہ ہے۔ کہ "وہ کلمۃ اللہ ہے۔ یعنی خدا اُس سے ہمکلام ہوگا۔ چنانچہ یہ علامت بھی آپ میں پائی جاتی ہے۔ بچپن سے آپ کو الہام اور کشوف ہوتے ہیں۔ اس جنگ عظیم کے بارہ میں بہت سی اہم خبریں آپ کو بتائی گئیں اور وہ شائع کی گئیں اور اسی طرح سے پوری ہوئیں جس طرح آپ کو بتائی گئی تھیں۔

(۵) پانچویں علامت یہ ہے۔ کہ "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا"۔ یہ علامت بھی آپ میں پائی جاتی ہے۔ باوجود اس کے کہ آپ نے ظاہری علوم کسی استاد سے نہیں پڑھے۔ لیکن جب کوئی ماہر فن آپ سے بات کرتا ہے تو وہ آپ کے سامنے طفل مکتب معلوم ہوتا ہے۔ قرآنی علوم آپ کو اس قدر ملے ہیں۔ کہ باوجود دنیا کے علماء کو چیلنج دینے کے بالمقابل تفسیر نویسی کے لئے آج تک کوئی نہیں نکلا۔

(۶) چھٹی علامت یہ ہے۔ کہ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" چنانچہ یہ علامت بھی آپ میں پائی جاتی ہے۔ کیونکہ مرزا سلطان احمد صاحب جو آپ کی دوسری والدہ سے بھائی تھے۔ وہ سلسلہ احمدیہ میں داخل نہ تھے۔ اور آپ کی حقیقی والدہ سے تین بھائی تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو کامیاب کر رہے تھے۔ پھر آپ کے ہاتھ پر مرزا سلطان احمد صاحب نے بیعت کر لی۔ اور اس طرح سے تین سے چار بھائی روحانی لحاظ سے بھی ہو گئے

(۷) ساتویں علامت یہ ہے۔ کہ "وہ مظہر الاول والآخر ہوگا"۔ اور اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ پسر موعود نے جماعت کا ابتدائی زمانہ بھی دیکھا ہوگا اور پھر ترقی کا زمانہ بھی دیکھے گا۔ چنانچہ ایسے ہی ظہور میں آیا۔ آپ نے ابتدائی زمانہ بھی دیکھا۔ اور اب ترقی بھی آپ نے دیکھی۔

(۸) آٹھویں علامت یہ ہے۔ کہ "اسیروں کی رستگاری کرے گا"۔ ظاہری لحاظ سے اس طرح یہ علامت پوری ہوئی کہ آپ کو کشمیر کے باشندوں کی مدد کرنی پڑی اور آپ نے اُن کو حقوق دلوائے۔ اور روحانی لحاظ سے اس طرح پوری ہوئی کہ آپ کے ذریعہ لاکھوں شیطان کے غلام اس کے پنجہ سے نجات پاکر خدا کے بندے بن گئے۔

(۹) نویں علامت یہ ہے۔ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔ چنانچہ یہ علامت بھی پوری ہوئی۔ آپ نے سینکڑوں مبلغ اپنی جماعت کے ہندوستان کے باہر ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے بھیجے۔ جن کے ذریعہ سے مختلف اقوام کے لاکھوں لوگ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور لوگوں میں آپ کی شہرت ہوئی۔ اور قوموں نے آپ سے برکت پائی۔ اور آئندہ یہ پیشگوئی زیادہ روشن اور واضح طور پر پوری ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔ کیونکہ اب مبلغین جماعت احمدیہ کثرت سے باہر جا رہے ہیں۔

الغرض یہ وہ نشان رحمت ہے جو آج سے پچاس سال قبل حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دکھلائے جانے کا وعدہ دیا گیا تھا۔ اور حسب وعدہ پوری آب و تاب سے پورا ہوا۔ اور اس زمانہ میں یہ زندہ نشان۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب کی طرح اپنی صداقت کی گواہی دے رہا ہے۔

کاش لوگ اس چمکتے ہوئے نشان کو دیکھیں اور اس فانی دنیا کی محبت سے منہ موڑ کر آستانہ الوہیت پر جھک جائیں اور خاتم الرسل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا کا نجات دہندہ اور خدا تعالیٰ تک پہنچانے والا تسلیم کریں اور آپ کے لائے ہوئے قرآن کی سچی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر اُن آسمانی علوم اور زمینی نعمتوں کے وارث ہوں جو ان باتوں کے ماننے والوں کو دیئے جانے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ کیونکہ پسر موعود کے نشان کی یہی غرض اور یہی مقصد ہے۔

خاکسار نورالحق مولوی فاضل واقف زندگی۔

# مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچوں کو داخل کرائیں

مدرسہ احمدیہ ایک مذہبی اور دینی درسگاہ ہے۔ اس درسگاہ کے قیام کی عظمت و اہمیت کا اس امر سے پتہ چلتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تبلیغی ضرورتوں کے پیش نظر اسے جاری فرمایا۔ تاکہ جماعت میں ایسے علماء پیدا ہوں۔ جو لوگوں کو دین اسلام سکھائیں۔ اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کریں۔ گویا حضور علیہ السلام نے دنیا کی حیات روحانی کے لئے آب بقاء کا چشمہ جاری فرما دیا۔ پھر اس درسگاہ کی اہمیت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد سے بھی معلوم ہوتی ہے۔ کہ "مدرسہ احمدیہ ہماری تبلیغی جد وجہد کا نقطہ مرکزی ہے"۔ چنانچہ بفضلہ تعالےٰ اب ہمارے مبلغین کی اکثریت اسی درسگاہ کے فارغ التحصیل طلباء پر مشتمل ہے۔ اور روحانی فوج کے ان قلیل التعداد سپاہیوں نے تھوڑے عرصہ میں ہی اپنی مساعی جمیلہ سے دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ اور دنیا کے دلوں میں اسلام و احمدیت کی تعلیم کی عظمت و برتری کا سکہ بٹھاتے چلے جا رہے ہیں۔

مگر دنیا میں اب جلدی جلدی ایسے تغیرات ہو رہے ہیں۔ ان کے پیش نظر جماعت کے لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی تبلیغی مساعی و کوششوں کو تیز تر کر دے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان حالات کا جائزہ لیتے ہوئے جماعت کو قبل از وقت ہوشیار کر دیا ہے۔ اور اس اہم امر کی طرف جماعت کو بار بار توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ حضور انور نے ۱۹ر جنوری ۱۹۴۵ء کے خطبہ جمعہ میں جماعت میں مدرسہ احمدیہ کے داخلہ کی عام تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔

"خدا تعالےٰ تم سے تمہاری جانوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور وہ اسی صورت میں کہ اپنی اولادیں دین کی خاطر وقف کرو۔ اگر تم دین کے لئے اپنی اولادیں دینے کے لئے تیار نہیں ہوگے۔ تو خدا تعالےٰ تمہاری اولادیں شیطان کو دے دیگا۔ یاد رکھو دنیا میں کسی کی اولاد اس کے پاس نہیں رہتی۔ اگر تمہاری اولاد خدا کی ہو کر نہیں رہے گی۔ تو وہ شیطان کی ہو جائے گی۔ ........ اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ جماعت ہر سال ایک سو طالب علم مدرسہ احمدیہ کے لئے دے۔ اور جماعت کا فرض ہے۔ کہ اس خیال کو زندہ رکھے"۔

حضور انور کا انذاری ارشاد کسی تصریح و توضیح کا محتاج نہیں۔ حضور نے جماعت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ کم از کم سو طالب علم سالانہ مدرسہ احمدیہ کے لئے دے۔ تاکہ یہ طالب علم دینی تعلیم حاصل کر کے اسلام کے مجاہد بنیں۔ اور خدائی آواز کو دنیا تک پہنچائیں۔ اس عمومی تحریک کے بعد حضور نے ہر ضلع کے لئے بھی اس بارہ میں ارشاد فرمایا۔

"زیادہ نہیں تو کم سے کم ہر ضلع سے چار پانچ طالب علم ضرور آنے چاہئیں"۔ اگر سنجیدگی سے غور کیا جائے۔ تو ایک قربانی کرنے والی جماعت کے سامنے یہ ایک معمولی مطالبہ ہے۔ جسے وہ باحسن وجوہ پورا کر سکتی ہے۔ بلکہ اگر جماعت کوشش کرے۔ تو ہر ضلع سے کافی تعداد میں بچے مدرسہ احمدیہ میں داخل کئے جا سکتے ہیں۔ مگر مدرسہ احمدیہ کے موجودہ داخلہ کی حالت کو دیکھتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

"مدرسہ احمدیہ میں دوست اپنے بچوں کو داخل کرانے کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ہر خاندان یہی سمجھتا ہے۔ کہ دوسرے خاندانوں سے لڑکے آ جائینگے۔ اسے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ اور چونکہ ہر گھر یہی سمجھ لیتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ سارے ہی گھر خالی رہ جاتے ہیں"۔
(الفضل ۱ر جنوری ۱۹۴۵ء)

جماعت کو اس نقص کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

"کم سے کم ایمان کی علامت یہ ہونی چاہیئے۔ کہ ہر خاندان (مدرسہ احمدیہ کے لئے) ایک لڑکا دے۔ اور جو یہ بھی نہیں کرتا۔ وہ گو شرم و حیا کی وجہ سے منہ سے تو نہیں کہتا۔ مگر عملی طور پر وہ یہی کہتا ہے۔ کہ اذهب انت وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون۔ اے موسیٰ تو اور تیرا رب جاؤ۔ اور دونوں جا کر دشمنانِ دین سے جنگ کرو۔ ہم تو اسی جگہ بیٹھے رہیں گے۔ گو وہ منہ سے یہ الفاظ نہ کہے۔ مگر اپنے عمل سے یہی کہتا ہے۔ اور اس کے دل میں یہی ہے۔ اور جس کے دل میں یہ بات ہو۔ وہ کبھی مومن نہیں ہو سکتا"۔
(الفضل ۱۰ر جنوری ۱۹۴۵ء)

خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ زندہ خدا کی ایک زندہ جماعت ہے۔ اور جماعت کے ہر فرد میں اسلام کا درد موجود ہے۔ پس اسلام و احمدیت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے جس قربانی کا مطالبہ ہم سے اس وقت کیا گیا ہے۔ اس قربانی کو پیش کرنا ہم میں سے ہر صاحب اولاد کے لئے ضروری ہے۔ مدرسہ احمدیہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق مڈل پاس طلباء داخل کئے جاتے ہیں۔ اب داخلہ میں صرف دو ماہ باقی ہیں۔ اس لئے آپ سے امید ہے۔ کہ آپ خود اپنے مڈل پاس بچے کو مدرسہ احمدیہ میں داخل فرمائیں گے۔ اور اپنے عزیز رشتہ داروں اور دیگر احباب کو بھی تحریک فرمائیں گے۔ کہ وہ بھی حضور کے ارشاد کے مطابق اپنے اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل فرمائیں۔ تاکہ آپ کے بچے بفضلہ تعالےٰ علم دین حاصل کر کے مجاہدین اسلام بنیں۔ اور اسلام و احمدیت کو دنیا بھر میں پھیلا دیں۔ امید ہے۔ آپ اپنے جواب سے خاکسار کو مطلع فرمائینگے۔

عبد الرحمن ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان



# آریہ سماجی اخلاق کا جنازہ

یہ دیکھ کر بہت ہی افسوس ہوتا ہے۔ کہ آجکل پنجاب کی اردو صحافت میں تہذیب و شرافت اور متانت و سنجیدگی کا نام و نشان نہیں۔ ہندو اخبارات مسلمانوں پر کیچڑ اچھال رہے ہیں۔ مسلمان اخبارات ہندوؤں کو کوس رہے ہیں۔ لیگی یونینسٹوں کو گالیاں دے رہے ہیں۔ اور یونینسٹ لیگیوں کو بے نقط سنا رہے ہیں فحش اور بے حیائی کی حد ہو چکی ہے۔ اور ایک دوسرے کو گالیاں دینے میں ہر فریق اول نمبر پر رہنا چاہتا ہے۔ زیادہ افسوس یہ ہے۔ کہ ان گالیاں دینے والوں کی زبان سے وہ لوگ بھی نہیں بچے جو کسی فریق کے ساتھ نہیں۔ اور غیر جانبدار ہیں۔ نہ انہیں لیگ سے واسطہ ہے۔ نہ یونینسٹ سے تعلق۔ نہ ان کی کانگرس سے دشمنی ہے۔ نہ احرار سے دوستی۔ نہ ان کا سکھوں سے میل جول ہے۔ نہ خاکساروں سے غرض۔ چنانچہ اس خواہ مخواہ کی دشنام طرازی کا ایک بدترین نمونہ ۱۵ر فروری کے "پرتاپ" میں صفحہ اول پر شائع ہوا ہے۔ اور ایڈیٹر نے دوسرخیوں کے ماتحت ایک خبر شائع کی ہے۔ جو ہم بجنسہ نقل کرتے ہیں:۔

"لدھیانہ میں لیگی امیدوار کا پروپیگنڈا

لاہور سے طوائفیں بلوائی گئیں

لدھیانہ۔ ۱۴ر فروری۔ آج ٹانگوں اور لاریوں میں پولنگ سٹیشنوں پر مسلمان عورتوں کو لایا گیا۔ سردار شوکت حیات کے حق میں ووٹیں ڈلوانے کے لئے قادیان سے احمدیہ لڑکیوں اور ہیرا منڈی سے بازاری عورتوں کو لایا گیا تھا۔ انہوں نے اپنے سروں پر سبز رنگ کے دوپٹے لئے ہوئے تھے۔ (نامہ نگار)"

اس خبر سے سوائے اس کے کہ نامہ نگار کے ناپاک اخلاق اور ایڈیٹر کی گندی ذہنیت آشکارا ہو جائے۔ ہمیں تو اور کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔ لیکن اتنا ہم ضرور پوچھیں گے۔ کہ اگر یہی خبر نامہ نگار کی بہو بیٹیوں یا ایڈیٹر پرتاپ کی ماں بہنوں کے متعلق شائع ہو۔ تو کیا وہ ان کو ناگوار نہیں گذرے گی؟۔ اور ان کے دلوں کو اس سے صدمہ نہیں پہنچے گا؟ اور خصوصاً اس وقت جبکہ اس خبر میں صداقت کا ایک ذرہ بھی نہ ہو۔ اگر تمہارے اخلاق اس قدر گندے ہو چکے ہیں۔ کہ ان میں شرافت اور انسانیت کا ایک شمہ بھی باقی نہیں رہا۔ تو بے شک ایک دوسرے کو گالیاں دو۔ اور درندگی کا مظاہرہ جیسے چاہو کرو۔ مگر خدا کے لئے شریف پردہ نشین لڑکیوں کو تو درمیان میں نہ لاؤ۔ پہلے ہی تمہارے اخبارات اور تمہارے بیانات عفونت میں سنڈاس سے بدتر ہو رہے ہیں۔ ان میں ڈھیلے مار کر کیوں اس گندگی کو اور زیادہ اچھالتے ہو۔ خدا تمہیں سمجھ دے۔

(خاکسار (شیخ) محمد اسماعیل پانی پتی)

# لنڈن میں جمیع اقوام عالم کے نمائندگان کا اجتماع

## بین الاقوامی عدالت کے ججوں کے انتخاب کا نظارہ



(۱)

لنڈن میں آجکل دنیا کی سب سے بڑی اسمبلی یونائیٹڈ نیشنز آرگنائزیشن کا اجلاس ہو رہا ہے۔ اس اجلاس کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ یہ جمیع اقوام عالم کے نمائندگان کی اسمبلی ہے۔ اور پھر اس کے سامنے جو کام ہے وہ بھی دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ اتفاق کی بات ہے۔ کہ سب سے بڑی مجلس دنیا کے سب سے بڑے کام کے لئے جس شہر میں جمع ہوئی ہے وہ بھی دنیا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ مجھے اس کانفرنس کے کسی ایک اجلاس کو دیکھنے کا شوق تھا۔ کوشش کر کے ٹکٹ حاصل کیا۔ اور ۶ فروری بروز منگل میں ویسٹ منسٹر کے اجلاس میں شامل ہونے کے لئے گیا۔ ویسٹ منسٹر کو برطانوی حکومت کا قلب کہتے ہیں۔ شہر کے اس حصہ میں کھڑے ہو کر ہر سمت اس بھاری امپیریل گورنمنٹ کی مشینری کے کل پرزے مختلف دفاتر کی صورت میں نظر آتے ہیں۔ دریا کے کنارے ویسٹ منسٹر پیلیس ہے۔ جس میں دارالعوام اور دارالامراء ہیں۔ اس عمارت کے کونے پر دنیا کا مشہور کلاک بگ بین (Big Ben) نصب ہے۔ تھوڑے فاصلہ پر چرچ ہوس ہے۔ جس کے "سنٹرل ہال" میں اقوام عالم کا یہ نرالا اجتماع ہو رہا ہے۔ یو۔ این۔ او۔ کا اجلاس دنیا بھر کی توجہ کو اپنی طرف جذب کئے ہوئے ہے۔ اس کی کارروائی کا ذکر لوگ اشتیاق سے پڑھتے ہیں۔ دراصل بظاہر نظر دنیوی لحاظ سے دنیوی لوگوں کے لئے اس تباہ کن جنگ کے بعد یو۔ این۔ او ایک آخری امید اور سہارا ہے۔ جنگ سے بیزار دنیا اب امن کی متلاشی ہے۔ موجودہ تشویشناک حالت کے پیش نظر لوگ یہ کہتے سنائی دیتے ہیں۔ کہ جنگ تو ختم ہو گئی۔ لیکن امن ابھی نہیں آیا۔ اب امن کی تلاش اس اجتماع میں ہو رہی ہے۔ یہی چیز تھی۔ جس نے میرے دل میں اس اجلاس میں شمولیت کی خواہش پیدا کی۔ پھر مجھے دنیا کے نمائندوں کو دیکھنے کا بھی شوق تھا۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ ناظرین کی گیلری میں بیٹھ کر بیک نظر دنیا بھر کے نمائندگان نظر آ جاتے ہیں۔

(۲)

عمارت میں داخل ہو کر مختلف زینوں سے گذرتے ہوئے میں سنٹرل ہال کی مقررہ گیلری میں پہنچا۔ اجلاس سے کچھ وقت پہلے ہی لوگ جمع ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہاں نمائندگان کی نشستوں کی تعیین حروف تہجی کے لحاظ سے کی گئی ہے۔ مثلاً پہلی قطار کی میزوں پر۔ آسٹریلیا۔ سعودی عرب۔ یوکرین۔ اور برطانیہ ہیں۔ برطانیہ کے پیچھے تین میزوں پر یوروگوائے۔ روس اور امریکہ۔ ہندوستان اور یونان پاس پاس ہیں۔ قدرے اونچائی پر ایک روسٹرم ہے۔ اس سے اوپر صدر کی جگہ ہے۔ ایک لمبی مستطیل میز کے ساتھ چار کرسیاں رکھی ہیں۔ بالائی گیلریوں میں صدر کے سامنے پریس کے رپورٹر ہیں۔ یہ قریباً سوا تین سو نشستیں ہیں۔ جن میں دنیا کے اخباری نمائندگان بیٹھتے ہیں۔ صدر کے بائیں طرف آٹھ چھوٹے چھوٹے کمرے ہیں۔ جن سے مختلف زبانوں میں اجلاس کی کارروائی بی۔ بی۔ سی کے زیر اہتمام دنیا کے لئے ساتھ ساتھ نشر کی جاتی ہے۔ ان کمروں کے پیچھے کی گیلری میں بیز اس کی بالمقابل گیلری میں ناظرین کے لئے نشستیں ہیں۔ اجلاس کی نقل و حرکت اور آواز کا ریکارڈ کرنے کے لئے مشینیں لگی ہوئی ہیں۔ علاوہ ازیں بے شمار فوٹوگرافر مختلف مواقع کی تصاویر لیتے رہتے ہیں۔ ہال کی چھت کے بیرونی طرف جملہ اقوام عالم کے جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ اور کوئی راہگذر انہیں دیکھ کر اس تاریخی اجتماع کی کیفیت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

(۳)

ساڑھے تین بجے صدر اجلاس نے میز پر ہتھوڑا مارا۔ ایک ہلکی سی گونج ہال کی فضا میں اٹھی۔ اور ہر سمت خاموشی چھا گئی۔ صدر مسٹر ایچ سپاک نے جو بلجیم کے ہیں اپنی مادری زبان میں کچھ فقرات کہے۔ جن کے معاً بعد لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ ان صدارتی افتتاحی الفاظ کا انگریزی ترجمہ سنائی دیا۔ اب اجلاس کی کارروائی شروع ہو گئی۔ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے ججوں کے انتخاب کا معاملہ زیر بحث تھا۔ کل پندرہ جج منتخب ہوں گے۔ اس سے پہلے اجلاس میں ۳۷ اشخاص کے نام تجویز ہوئے تھے۔ اور تیرہ اشخاص کو قواعد کے لحاظ سے اکثریت کی تائید حاصل ہو کر ان کے نام منتخب ہو چکے تھے۔ اب باقی دو کا انتخاب ہونا تھا۔ ان کا فیصلہ پہلے اجلاس میں نہ ہو سکا۔ آراء شماری اس طرح ہوئی۔ کہ پہلے سب نمائندگان کی میزوں پر رائے دہندگان کے کاغذات رکھ دیئے گئے۔ اس کے بعد تین چار نمائندوں نے اس بکس کا ملاحظہ کیا۔ جس میں کاغذات ڈالے جانے تھے بعض نے ہاتھ ڈالا۔ بعض نے نظر۔ اور یہ اطمینان کرنے کے بعد کہ بکس اندر سے خالی ہے اسے تالا لگا دیا۔ ان کی اس خاموش کارروائی کا لوگوں نے خفیف قہقہہ سے جواب دیا۔ اس کے بعد نمائندگان کے ممالک کے اسماء پڑھے جانے لگے۔ اور ہر نام پر ملک کا نمائندہ اپنا کاغذ بکس میں ڈالتا۔ اس کے بعد صدر نے اعلان کیا۔ کہ ووٹ لے لئے گئے۔ اب اجلاس ختم ہوتا ہے۔ صدر کی عدم موجودگی میں اکثر نمائندگان اور ناظرین بیٹھے رہے۔ کچھ عرصے کے بعد صدر صاحب پھر آن موجود ہوئے۔ اور اپنی زبان میں انتخاب کے نتیجہ کا اعلان کیا۔ ہمیں صدر کی تقریر کے ترجمہ کا انتظار تھا۔ جس سے یہ معلوم ہوا کہ اسمبلی دو ججوں کے ناموں کا فیصلہ کرنے میں دوسری بار بھی ناکام رہی ہے اس پر صدر نے اعلان کیا۔ کہ دفعہ ۱۱ کی رو سے اگر انتخاب کا فیصلہ پہلی آراء شماری میں نہ ہو سکے۔ تو دوسری بار آراء شماری کی جاتی ہے۔ اور ضرورت پڑے تو تیسری بار۔ اگر تب بھی فیصلہ نہ ہو۔ تو پھر صدر کو اختیار ہے۔ کہ دفعہ ۱۲ کی رو سے جائنٹ کمیشن کا تقرر کرے دو مرتبہ کوشش ہو چکی ہے۔ لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ اب ہم تیسرے اجلاس میں پھر آراء شماری کریں گے۔

(۴)

اس صدارتی تجویز کی مخالفت میں یوروگوائے کا نمائندہ سامنے آیا۔ اور اپنی زبان میں تقریر کی۔ جس کا انگریزی ترجمہ معاً بعد نشر کیا گیا۔ اس نے کہا کہ میری رائے میں دفعہ ۱۱ کی جو تاویل صاحب صدر نے کی ہے صحیح نہیں ایک اجلاس سے مراد ایک دن ہے۔ اور اگر کسی اجلاس میں فیصلہ نہ ہو سکے۔ تو اسی روز دوسرا اجلاس نہیں بلایا جا سکتا۔ بلکہ دوسرے دن پر ملتوی کرنا پڑے گا۔ صدر نے اس پر کہا۔ کہ میں اپنی رائے پر قائم ہوں۔ بصورت دیگر وقت کے خواہ مخواہ ضائع ہونے کا احتمال ہے۔ تاہم چونکہ معاملہ زیر بحث آ گیا ہے اس لئے میں اس کو نمائندگان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ کہ وہ رائے دیں۔ پہلے صدر کی تجویز کی تائید میں ہاتھ کھڑے کئے گئے۔ اور پھر مخالفت میں۔ چودہ کے مقابلہ میں چوبیس کی اکثریت سے صدر کی تجویز پاس ہوئی۔ اور اجلاس برخاست ہوا۔ دوسرے وقت میں ایک اور اجلاس کا اعلان ہوا۔ اجلاس کے خاتمہ کا اعلان کر کے صدر صاحب چلے گئے نمائندگان میں سے بھی ایک آدھ اٹھا۔ کچھ باتوں میں مصروف تھے آپس میں ملاقاتیں ہو رہی تھیں۔ غرضیکہ عجیب نظارہ تھا۔ اس سے قبل اس قسم کا اجتماع غالباً پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اجلاس کے ختم ہونے کے بعد کچھ دیر تک سامعین بیٹھے رہے۔ غالباً اس خیال سے کہ شاید انہیں اگلے اجلاس میں بھی شمولیت کا موقعہ مل جائے۔ لیکن منتظمین نے آ کر سامعین سے درخواست کی کہ وہ اب چلے جائیں۔ اس پر سب اٹھے اور باہر نکلے۔ باہر نمائندگان کو لے جانے کے لئے موٹریں کھڑی تھیں پولیس کا انتظام تھا۔ باری باری نمبر کے مطابق موٹر آتی۔ اور نمائندگان کو بٹھا کر چلی جاتی۔ قریباً پانچ بجے شام کا وقت تھا۔

خاکسار ناصر احمدؐ واقف تحریک جدید از لنڈن

# دشمن نے اپنے سالاے لاؤلشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ کر دیا ہے

## اسلام آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کر رہا ہے

## تحریک جدید کے دفتر دوم کی پانچ ہزاری فوج میں شمولیت کا نادر موقع

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز اور ایمانوں کے بڑھانے والا ۲۳ نومبر ۱۹۴۵ء کا خطبہ جمعہ جو ۷ دسمبر کے اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ تحریک جدید کے دفتر اول کے بارھویں سال اور دفتر دوم کے سال دوم میں شمولیت کی دعوت عام ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ سالانہ کی وہ تقریر جو تحریک جدید کے بارہ میں ہے۔ آپ پڑھ چکے ہوں گے چونکہ ابھی تک دفتر دوم کے جہاد میں آپ کا وعدہ موصول نہیں ہوا۔ اور اس جہاد میں ضرورت ہے۔ کہ مخلصین جماعت لبیک یا امیر المومنین لبیک! کہتے ہوئے زیادہ سے زیادہ شامل ہوں۔ تا مثل دفتر اول کے مجاہدوں کے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرتے ہوئے اُس کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث ہوں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ذیل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے چند کلمات طیبات پیش کر کے آپ سے اپیل کی جائے اور آپ بھی تحریک جدید کے دفتر دوم کے جہاد میں شامل ہوں۔

### تحریک جدید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے

فرمایا:—

میں اللہ تعالیٰ سے اُمید کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فضل و کرم سے جماعت کے دوستوں میں ہمت پیدا کرے گا۔ اور پھر جو کوتاہی رہ جائیگی اسے اپنے فضل سے پوری کرے گا۔ یہ اسی کا کام ہے۔ اور اسی کی رضا کے لئے میں نے یہ اعلان کیا ہے۔ زبان گو میری ہے۔ مگر بلاوا اسی کا ہے بس مبارک ہے وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا سمجھ کر ہمت اور دلیری سے آگے بڑھتا ہے اور خدا تعالیٰ رحم کرے اُس پر جس کا دل بزدلی کی وجہ سے پیچھے ہٹتا ہے۔ آمین۔

### اے مزدورو آؤ اور اس عمارت کی تکمیل کرو

اس وقت جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ وہ ایسا عظیم الشان ہے۔ جس کی مثال اس سے پہلے دنیا میں نہیں ملتی۔ اس کی بنیاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ مگر اس کو ختم کرنا ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں پکار رہے ہیں۔ کہ اے مزدورو آؤ اور اس عمارت کی تکمیل کرو۔

### قربانیوں سے مت بھاگو!

مگر ہم میں سے بہت لوگ ہیں۔ جو بھاگتے پھرتے ہیں۔ اور قربانیوں سے گریز کر رہے ہیں یہ ایسے لوگ ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ کے سامنے خوشی کے ساتھ کھڑا ہونے کا موقع نہیں ملے گا۔ جو خوشی کے ساتھ قربانیاں کریں گے۔ اور خوشی کے ساتھ اپنے اموال اسلام کے لئے وقف کریں گے۔ وہ اسلام کی آخری تعمیر میں حصہ لینے والے اور اسلام کے معمار ہوں گے۔ اور وہی لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعتوں میں سمجھے جائیں گے۔ اور اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہوں گے۔ کہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔

### خوش قسمت کون ہیں؟

سب سے زیادہ خوش قسمت وہ لوگ ہوتے ہیں جو نبی کے زمانہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ خوش قسمت وہ قوم ہوتی ہے۔ جو اس کے ابتدائی زمانہ میں ایمان لا کر خدا تعالیٰ کے نبی کے ساتھ ہر قسم کی قربانیوں میں شامل ہو جائے۔ مگر سب سے زیادہ بدقسمت وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جنہوں نے نبی کا زمانہ پایا لیکن اُس کو نہ مانا۔ پھر سب سے زیادہ بدقسمت وہ شخص ہوتا ہے۔ جس نے نبی کا زمانہ پایا اور خدمت کے مواقع بھی آئے مگر اُس نے خدمت نہ کی۔

### سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر دو

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ جو موقع عطا فرمایا ہے۔ اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے۔ اپنا سب کچھ قربان کر دو۔ اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو۔ کہ بیشک دنیا میں دنیا کی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں۔ مگر محض خدا کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردہ پر سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں۔ اور وہ اس قربانی میں ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی کوئی اور قوم پیش نہیں کر سکتی۔ یاد رکھو۔ تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ ایسا موقع نہ سینکڑوں سال پہلے کسی کو ملا ہے اور نہ آئندہ ملے گا۔

### بے دریغ قربانی کرنے کا موقعہ

ہماری جماعت کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جس کام کے لئے کھڑے کئے گئے ہیں۔ وہ کام بے دریغ قربانی چاہتا ہے۔ جب تک ہم بے دریغ قربانی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اسلام اپنے حق کو واپس نہیں لے سکتا۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ عیسائیت کے پاس جا چکا ہے۔ اس کو واپس لینا آسان نہیں۔ پس ہم تھوڑے سے لوگ جو اس بڑے کام کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ جب تک اپنی تمام طاقتوں کو مجنونوں کی طرح نہ لگا دیں اور دیوانوں کی طرح ہر ایک قربانی کرنے کے لئے تیار نہ ہوں اس وقت تک ہمارے ہاتھوں سے کامیابی ہونا مشکل ہے۔

### اپنے خون کا آخری قطرہ

آج اسلام جس مدد کا محتاج ہے۔ وہ ظاہر ہے جتنی مدد کا محتاج آج اسلام ہے۔ اور کوئی مذہب نہیں۔ فرض کرو۔ اگر عیسائیت دنیا پر غالب آجائے۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ خدا تعالیٰ کا نام دنیا سے مٹ گیا ہے۔ بدر کے موقع پر جب مسلمانوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی یعنی وہ صرف تین سو کے قریب تھے۔ اور کفار کا لشکر بہت زیادہ تھا۔ اور بظاہر مسلمانوں کے غلبہ کی کوئی صورت نہیں تھی۔ اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ کہ اے اللہ! اگر آج یہ مسلمانوں کا چھوٹا سا گروہ مٹ گیا۔ تو دنیا میں تیری عبادت کرنے والا کوئی باقی نہیں رہے گا۔ یہی حال آج احمدیت کا ہے۔ اگر احمدیت کا درخت مرجھا کر رہ گیا۔ تو دنیا میں خدا تعالیٰ کا نام لینے والا کوئی باقی نہیں رہے گا۔ پس چاہیئے۔ کہ ہمارے سامنے خواہ کس قدر مشکلات ہوں۔ ہم اپنے خون کے آخری قطرہ تک کو خدا تعالیٰ اور اسلام کی راہ میں بہا دیں۔ اگر ہم اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اگر ہم اس قربانی سے ہچکچاتے ہیں۔ اگر ہمیں ایسا کرنے میں کوئی تامل ہے۔ تو اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ ہمارا سلسلہ میں داخل ہونا محض ایک دکھاوا ہے۔ فریب ہے۔ مکاری ہے۔ اور دغا بازی ہے۔ دنیا میں لوگ انسانوں سے دھوکا کرتے ہیں۔ اور شریف لوگ ایسے لوگوں کو ادنیٰ اخلاق کا اور بہت گرا ہوا سمجھتے ہیں۔

### تمہارا رب تمہیں قربانی کیلئے بلاتا ہے

تم جانتے ہو۔ کہ تمہیں کس کی آواز بلا رہی ہے میری نہیں۔ کسی اور انسان کی نہیں۔ کسی اور بشر کی نہیں۔ بلکہ عرش پر بیٹھے ہوئے خدا نے ایک آواز بلند کی ہے۔ تمہیں پیدا کرنے والا تمہارا رب اپنے دین کے لئے قربانی کے لئے بلاتا ہے۔ دہنائیت خوشی اور شدید خواہش سے کہو۔ لبیک لبیک یا امیر المومنین تحریک جدید کی قربانیوں میں میرا وعدہ ایک ماہ کی آمد کے برابر اس قدر رقم کا لکھ لیں۔ فنانشل سیکرٹری۔ اگر اسلام کے لئے قربانی سے ہچکچائیں گے۔ تو ہم ان لوگوں سے بھی گئے گذرے ہوں گے۔ جو ایک دوسرے سے دھوکا کرتے ہیں کیونکہ یہ لوگ اپنے گرے ہوئے اخلاق کے اپنے لیڈروں کی آواز پر لبیک کہتے ہیں۔ ہم اگر خدا تعالیٰ کی آواز پر بھی لبیک نہ کہیں۔ تو ہم سے وہ دنیادار لوگ ہی اچھے رہے۔ یہ ایک ایسا بدترین مظاہرہ ہوگا۔ جو ہمیں انسانیت کے درجہ سے گرا کر حیوانیت کے درجہ میں پہنچا دے گا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس کی راہ میں اخلاص کے ساتھ بڑھ چڑھ کر ہر ایک قربانی میں حصہ لینے کی توفیق اور ایسا مظاہرہ کرنے سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین۔

### آپ اس صاف ستھری جماعت میں شامل ہوئے بغیر خدا تعالیٰ کے قرب میں نہیں بڑھ سکتے

وہ لوگ جنہیں گذشتہ سالوں میں اس تحریک میں شامل ہونے کا موقعہ نہیں ملا۔ مگر ان کی مالی حالت ایسی ہو گئی ہے۔ کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے بہادر سپاہیوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جن کو حصہ لینے کی توفیق تو تھی۔ مگر بوجہ کمزوریٔ ایمان یا صحبت بد کی وجہ سے اس تحریک میں شامل ہونے کا موقع نہیں ملا تھا ان کے لئے بھی ایک موقع پیدا ہو گیا ہے

جس میں اپنے دلوں کو ان گندوں اور زنگوں سے صاف کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ جو کمزوریٔ ایمان یا بری صحبت سے ان کے دلوں پر لگ چکے ہیں۔ آج وہ اپنے میلے کپڑے دھو لیں۔ اور خدا تعالیٰ کی اس صاف ستھری جماعت میں شامل ہوئے بغیر وہ خدا تعالیٰ کے قرب میں نہیں بڑھ سکتے۔

پس وہ جنہوں نے گذشتہ سالوں میں کسی نہ کسی وجہ سے تحریک جدید کے جہادوں میں حصہ نہیں لیا۔ اور اب ان کو تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت کا احساس ہو چکا ہے۔ اور انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے کلماتِ طیبات سن کر یا پڑھ کر سمجھ لیا ہے۔ کہ اس جہاد میں شامل ہونا ازبس ضروری ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر لبیک لبیک کہتے ہوئے شامل ہو جائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شمولیت کے لئے آسانی بھی فرما دی ہے۔ کو اسلام اور احمدیت کی اشد ضرورت تقاضا کرتی ہے کہ جماعت کے مخلصین ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کر کے اپنے رب کی رضا حاصل کریں۔ لیکن اگر مالی کمزوری اور بعض مشکلات کی وجہ سے کوئی شامل نہ ہو سکتا ہو تو وہ اس رعایت سے فائدہ اٹھا کر بھی شامل ہو سکتا ہے۔

### دفتر دوم کے شرائط میں آسانی

فرمایا میں نے غور کر کے محسوس کیا ہے کہ شاید دفتر دوم کے وعدوں کی زیادہ سخت شرائط ہیں۔ یا یہ کہ ابھی اس دور کے آدمی ایمان کے اعلیٰ مقام پر نہیں پہونچے۔ اس لئے بڑی کمی ہے۔ دفتر دوم کے لئے میں کچھ آسانی کر دیتا ہوں۔ پہلے میں نے ایک مہینہ کی تنخواہ کی شرط رکھی تھی۔ لیکن اب میں نصف اور تین چوتھائی تنخواہ کی بھی اجازت دیتا ہوں۔ یعنی تینوں طرح چندہ دیا جا سکتا ہے۔

(۱) پورے مہینہ کی تنخواہ بھی

(۲) اگر سارے مہینہ کی تنخواہ نہ دے سکتا ہو۔ تو وہ اپنی تنخواہ کا ۷۵ فیصدی دیکر بھی شامل ہو سکتا ہے۔

(۳) اگر ۷۵ فیصدی بھی نہ دے سکتا ہو۔ تو پچاس فیصدی دے کر بھی شامل ہو سکتا ہے۔ لیکن بہرحال ضروری ہوگا۔ کہ انیس سال تک متواتر قربانی کی جائے۔ اور کچھ نہ کچھ پہلے کی نسبت اپنے چندہ کو بڑھایا جائے۔

اب چونکہ بہت سے لوگ جنگ ختم ہونے کی وجہ سے واپس آ چکے ہیں۔ اور ان کی تنخواہیں پہلے سے کم ہو چکی ہیں۔ اس لئے میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہمارا یہ قاعدہ اسی سال کی تنخواہ کے حساب سے ہوگا۔ خواہ اسے تھوڑی ملتی ہو یا بہت۔ مثلاً ایک شخص کو فوج میں ۲۵۰ روپے ماہوار ملا کرتے تھے۔ اور اب اسے ۵۰/ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ تو اب اس کا چندہ پچاس روپے ہو جائیگا۔ ہاں اس کا فرض ہوگا۔ کہ کچھ نہ کچھ اضافہ کرتا چلا جائے۔

پس وہ جنہوں نے تحریک جدید کے گذشتہ سالوں میں حصہ نہیں لیا۔ اور اب شامل ہونا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پڑھ کر یا سن کر ان کے ایمان۔ ان کے اخلاص۔ ان کے تقویٰ کا تقاضا ہے۔ کہ تحریک جدید کے دفتر دوم کے سال دوم کے جہاد میں شامل ہو جائیں۔ کیونکہ جو لوگ اب بھی شامل نہ ہوں گے۔ کل ان کو افسوس ہوگا۔ کہ ہم نے اس میں کیوں حصہ نہ لیا۔ اور بعد میں افسوس وندامت کرنا ان کو فائدہ نہ دے گا۔ پس اللہ تعالیٰ سے توفیق اور مدد مانگتے ہوئے شامل ہو جائیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔

## مخلصین جماعت سے خطاب

آپ کو علم ہے۔ کہ چندہ نشر و اشاعت ہی ایک ایسا چندہ ہے۔ جو محض تبلیغی لٹریچر کی اشاعت پر صرف ہوتا ہے۔ اگر ہر ایک چندہ دینے والا شخص ہر ماہ اپنے اخلاص و ہمت کے ماتحت یہ چندہ دے۔ تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب زمانہ میں تبلیغی لحاظ سے ایک انقلاب عظیم برپا کر دیں گے۔ پس ہر ماہ چندہ دے کر ہمارے ساتھ تعاون کریں۔

مہتمم نشر و اشاعت (دعوۃ و تبلیغ)

## مبلغین دعوت و تبلیغ کے تبلیغی حلقے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغین نظارت دعوت و تبلیغ کے حلقے جو ان کے ناموں کے مقابل میں درج ہیں منظور فرمائے ہیں۔ جملہ مبلغین صاحبان اپنے اپنے حلقوں میں پہونچ کر رپورٹ کریں۔ اور امراء و پریذیڈنٹ صاحبان و انجمن ہائے حلقہ جات مطلع ہوں۔

| نام مبلغ | نام حلقہ |
|---|---|
| (۱) مولوی غلام رسول صاحب راجیکی | پشاور (دارالتبلیغ) |
| (۲) مولوی ظل الرحمٰن صاحب | بنگال |
| (۳) مولوی عبدالغفور صاحب | اضلاع لائلپور شیخوپورہ جھنگ |
| (۴) مولوی چراغ الدین صاحب | بہار و اڑیسہ |
| (۵) مہاشہ محمد عمر صاحب | دہلی (دارالتبلیغ) |
| (۶) مولوی محمد سلیم صاحب | کلکتہ |
| (۷) شیخ عبدالقادر صاحب | لاہور (دارالتبلیغ) |
| (۸) مولوی احمد خان صاحب نسیم | گورداسپور |
| (۹) مولوی عبدالمالک خان صاحب | حیدرآباد دکن (دارالتبلیغ) |
| (۱۰) مولوی عبداللہ صاحب مالاباری | مالابار |
| (۱۱) مولوی غلام احمد صاحب فرخ | کوئٹہ و سندھ |
| (۱۲) مولوی بشیر احمد صاحب | ساندھن (دارالتبلیغ [illegible]) |
| (۱۳) مولوی محمد منور صاحب | (دارالتبلیغ کانپور) |
| (۱۴) مولوی محب اللہ صاحب | بنگال |
| (۱۵) سید اعجاز احمد صاحب | بنگال |
| (۱۶) مولوی احمد رشید صاحب | مالابار |
| (۱۷) مولوی عبدالرحیم صاحب نیر | دارالتبلیغ (بمبئی) |
| (۱۸) صاحبزادہ محمد طیب صاحب | سرحد |
| (۱۹) مولوی فضل دین صاحب | ساندھن |
| (۲۰) قاضی منظور احمد صاحب | ایٹہ (یو۔پی) |
| (۲۱) بہادر خان صاحب | ساندھن |
| (۲۲) حافظ عبدالسمیع صاحب | امروہہ مرادآباد |
| (۲۳) مولوی سید احمد علی صاحب | کراچی (دارالتبلیغ) |
| (۲۴) مولوی محمد حسین صاحب | جموں و پونچھ |

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

## اعلان تاریخ ہائے امتحانات

جملہ امیدواران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ درجہ ممہدہ۔ عالمہ اور علیمہ جامعہ نصرت اور جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ کے امتحانات ۱۳۔اپریل ۱۹۴۶ء کو شروع ہوں گے۔ فارم ہائے داخلہ ۱۷ مارچ تک پر ہو کر مجلس تعلیم کے دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ فیس داخلہ حسب ذیل ہے ممہدہ۔ فیس داخلہ ۳ روپے رجسٹریشن ۱ روپیہ۔ عالمہ:۔ فیس داخلہ ۴ روپیہ۔ علیمہ:۔ فیس داخلہ ۶/ ہفتم:۔ فیس داخلہ ۵/ روپیہ۔ رجسٹریشن ایک روپیہ

نوٹ:۔ جو امیدواران پہلے رجسٹریشن فیس دے چکے ہوں۔ ان کو یہ فیس ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔

سیکرٹری مجلس تعلیم

## بیرونی ممالک میں مدرسین کی ضرورت

بیرونی ممالک میں ٹرینڈ استادوں کی ضرورت ہے۔ جو بی۔ٹی ہوں۔ یا ایس۔اے۔وی واقف زندگی ہونا شرط نہیں۔ جو احباب جانے کے خواہشمند ہوں۔ وہ فوراً اپنے نام مع اور کوائف سے ہمیں اطلاع دیں۔ تنخواہیں معقول ہیں۔ تبلیغ کے مواقع بھی نکل آئیں گے دوستوں کو اپنے خرچ پر جانا ہوگا۔ ہاں ان کے لئے ہر قسم کی دیگر امداد بذریعہ دفتر تحریک جدید مہیا کی جائے گی۔

انچارج تحریک جدید

## تبلیغ کے متعلق ضروری تجاویز جلد ارسال کریں

جن احباب جماعت کے ذہن میں ایسی تجاویز ہوں جو تبلیغ احمدیت کے لئے مفید اور مؤثر ہو سکتی ہیں۔ اور جن کو عمل میں لانے سے احمدیت کی اشاعت میں نمایاں کامیابی ہو سکتی ہے۔ وہ براہ مہربانی جلد سے جلد مفصل طور پر تحریر کر کے ارسال فرمائیں۔ تا گران میں سے جنہیں مجلس مشاورت میں پیش کرنے کی ضرورت سمجھی جائے انہیں پیش کیا جا سکے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

# اطفال کا آئندہ نصاب

اطفال الاحمدیہ کا آئندہ نصاب "مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" کے پہلے ۱۰۰ صفحے مقرر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے تعارف میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے فرماتے ہیں:۔ "یہ ایک فیصل شدہ بات ہے۔ کہ کسی قوم کی مضبوطی اور ترقی میں اس کے نوجوانوں کا بہت بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ایک تسلیم شدہ بات ہے۔ کہ نوجوانوں کی تربیت کا ایک عمدہ ذریعہ سلف صالح کی روایات ہیں۔ جنہیں سنکر یا مطالعہ کرکے وہ اپنے اندر کام کی روح پیدا کر سکتے ہیں۔ تاریخ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ بعض مسلمان نوجوانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ کے بعد ایسے ایسے حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ کہ ان کا ذکر پڑھ کر بے اختیار تعریف نکلتی ہے۔ اور ایمان تازہ ہوتا ہے۔ بعض چھوٹی چھوٹی عمر کے بچوں نے ایسی ایسی خدمات سرانجام دی ہیں۔ کہ بڑے بڑے لوگ بھی ان میں ہاتھ ڈالتے ہوئے رکتے تھے۔

دراصل بچپن کا زمانہ ایک بڑا ہی عجیب وغریب زمانہ ہوتا ہے۔ جس میں ایک طرف تو نمو اور ترقی کی طاقت اپنا کام کر رہی ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف خطرات سے ایک گونہ بے پروا ہی کا عالم ہوتا ہے۔ ایسے ماحول میں اگر انسان کے ذہن کو ایک اچھے راستہ پر ڈال دیا جائے۔ تو وہ حقیقتاً حیرت انگیز کام کر سکتا ہے۔ اور اس ذہنی کیفیت کے پیدا کرنے کے لئے ایک طرف تو ایمان اور اخلاص کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف عملی نمونہ کی۔"

پھر فرماتے ہیں۔ "اس میں شبہ نہیں۔ کہ ایک قوم کو دوسری قوم سے ممتاز کرنے والی زیادہ تر قومی روایات ہی ہوتی ہیں۔ مگر روایات کو محض قصہ کے رنگ میں نہیں لینا چاہیئے۔ بلکہ ان کی تحریکی قوت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ تاکہ گذشتہ تاریخ ہماری آئندہ عمارت کے لئے بنیاد کا کام دے سکے۔"

پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ مربی حضرات اپنے فرائض کو سمجھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ اطفال کو امتحان میں شامل کرانے کی کوشش کرینگے۔ اور حدیث الدال علی الخیر کفاعلہ کے مطابق اجر عظیم کے مستحق ہوں گے۔ یہ کتاب سلیم بکڈپو احمدیہ چوک سے آٹھ آنہ کو مل سکتی ہے۔ تاریخ امتحان کا اعلان بعد میں کر دیا جائیگا۔ انشاءاللہ

(خاکسار محمد علی مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

# زکوٰۃ کی ادائیگی کی اہمیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد جب بہت سے لوگوں نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کیا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ جنگ کرنے پر آمادہ ہو گئے تھے۔ اور فرمایا تھا۔ کہ اگر یہ لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرینگے۔ تو میں ان سے جہاد کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے متعلق فرماتے ہیں:۔ "اگر میری جماعت میں ایسے احباب ہوں۔ جن پر بوجہ املاک و اموال و زیورات وغیرہ کے زکوٰۃ فرض ہو۔ تو ان کو سمجھنا چاہیئے کہ اس وقت دین اسلام جیسا غریب اور یتیم اور بےکس کوئی بھی نہیں۔ اور زکوٰۃ نہ دینے میں جس قدر تہدید شرع میں وارد ہے۔ وہ بھی ظاہر ہے۔ اور عنقریب ہے جو منکر زکوٰۃ کافر ہو جائے۔ پس فرض عین ہے جو اس راہ میں اعانت اسلام میں زکوٰۃ دی جاوے۔" (نشان آسمانی)

اسلام کے تاکیدی احکام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کے مطابق ہر احمدی کا فرض اولین ہے۔ کہ وہ اپنے اموال سے زکوٰۃ ادا کرے۔ اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرتے ہوئے خداتعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرے۔ زکوٰۃ کے متعلق مسائل معلوم کرنے کے لئے اگر کسی دوست کو ضرورت ہو۔ تو دفتر بیت المال سے رسالہ مسائل زکوٰۃ مفت طلب کر سکتے ہیں۔ (ناظر بیت المال)

# جناب مولوی محمد دلپذیر صاحب بھیروی مرحوم کا پیغام مسلمانوں کے نام

جناب مولوی محمد دلپذیر صاحب بھیروی مرحوم ومغفور کی زندگی کے مختصر حالات جب اخبار الفضل قادیان میں نظر سے گذرے تو خاکسار کے دل میں تحریک ہوئی۔ کہ جناب مولوی صاحب موصوف کی جو امانت عاجز کے پاس محفوظ ہے۔ اس سے بھی قارئین کرام کو آگاہ کر دوں۔

بہت سے اصحاب سے جناب مولوی صاحب کی بیعت احمدیت کے متعلق بات چیت ہوتی رہی ہے۔ دوران گفتگو میں بعض احباب یہ باور کرنے کے لئے تیار نہ ہوتے۔ کہ جناب مولوی صاحب احمدی ہیں۔ میں نے جناب مولوی صاحب سے بذات خود قادیان میں تذکرہ کیا۔ اور درخواست کی۔ کہ آپ پونچھ (کشمیر) تشریف لاکر ایک جلسہ میں اپنے احمدی ہونے کے متعلق اعلان فرمائیں۔ صاحب موصوف نے فرمایا میں ضعیف العمر ہوں۔ سفر کی مشکلات برداشت نہیں کر سکتا۔ لاری کا سفر تو بالکل ہی دوبھر ہے پھر پہاڑی سفر تو میرے لئے بہت ہی تکلیف دہ ہے۔ میں اپنی تحریر لکھ دیتا ہوں۔ آپ شک کرنیوالے اصحاب کو دکھلا دیا کریں۔ انہیں تسلی ہو جایا کریگی۔ چنانچہ میں نے اسوقت کاغذ پیش کیا۔ تو ذیل کی تحریر آپ نے ہاتھ سے فوراً لکھ کر میرے حوالہ کر دی۔ اور بہت ہی خوش ہوئے کہ اپنی زندگی میں اس طریق سے بھی تبلیغی فرض ادا ہو گیا۔ وہ تحریر من وعن درج ذیل ہے۔ اصل عاجز کے پاس محفوظ ہے دعا ہے کہ خداوند اس تحریر کے ذریعہ بہت سے طالبان حق کو قبول احمدیت کی توفیق بخشے

قادیان ۱۳/۲۸ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرصہ چالیس سال سے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا ہوں۔ اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے تمام دعاوی کی تصدیق کرتا ہوں۔ اور آپ کو سچا مانتا ہوں۔ آپ لوگوں کو بھی چاہیئے

[illegible]

# وصیتیں!

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

**نمبر ۹۲۴۶**:۔ منکہ جمیلہ خانم زوجہ کیپٹن عبدالعزیز بشیری۔ آئی۔ اے۔ ایم۔ سی قوم ایرانی ساکن ... بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے زیورات طلائی قیمتی ۳۲۹/- نقد ۱۸/۷/۴ روپے ۱۲ آنے ۱ پائی میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ جمیلہ بشیری بحروف انگریزی۔ گواہ شد:۔ محمد احمد ڈاکٹر ازعد گواہ شد کیپٹن عبدالعزیز بشیری خاوند موصیہ

**نمبر ۸۰۷۵**:۔ منکہ بشیر احمد ولد چوہدری رحیم بخش صاحب قوم جٹ ججہ پیشہ زمینداری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ آغا ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی ۴ کنال قیمتی ۲۰۰/- ۳ اراضی مرہونہ ۱۰۰/- روپیہ کی ہے۔ اور مکان ۱۰۰ روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد بشیر احمد موصی نشان انگوٹھا:۔ گواہ شد چوہدری شریف احمد برادر موصی۔ گواہ شد چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

**نمبر ۸۰۹۰**:۔ منکہ شریف احمد ولد چوہدری رحیم بخش صاحب قوم جٹ ججہ پیشہ زمینداری عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ آغا

ڈاکخانہ قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی ۴۶ کنال قیمتی -/۳۲۰۰ روپیہ ہے اور ایک ہزار کی اراضی مرہونہ میرے قبضہ میں ہے۔ اور مکان وغیرہ -/۱۱۰۰ روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور جو جائیداد آئندہ پیدا کروں۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد: رشریف احمد بقلم خود موصی
گواہ شد: بشیر احمد برادر موصی
گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا

**نمبر ۸۰۸۶** منکہ رسول بی بی زوجہ چوہدری رحمت علی صاحب قوم جٹ عمر ۲۹ سال ساکن موضع گھٹیالیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد زیورات جو میرے خاوند کی طرف سے مجھے حق مہر میں ملے ہوئے ہیں۔ زیورات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ڈنڈیاں طلائی ۳ تولہ۔ انام طلائی ۲ تولہ۔ بھیل طلائی ۲ تولہ کل ۷ تولہ۔ میں اس مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر کوئی اور جائیداد میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: رسول بی بی نشان انگوٹھا
گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا
گواہ شد: رحمت علی خاوند موصیہ

**نمبر ۸۰۸۷**: ہدایت اللہ ولد چوہدری غلام محمد صاحب قوم ملاح پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۱ء ساکن میانی گو سشیرا ڈاکخانہ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میری اپنی زمین دریا برد ہو چکی ہے۔ اگر کسی وقت وہ دریا سے نکل آئی۔ تو پھر انجمن اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ اس وقت دوسرے لوگوں کی زمین لیکر کاشت کرتا ہوں۔ میں اس وقت مال مویشی کی تجارت بھی کرتا ہوں۔ جس کی اوسط آمد سالانہ -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ کبھی کم و بیش ہوتی رہتی ہے میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے پاس اس وقت نقد -/۴۰ روپیہ ہے۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ زمین کاشت میرے لڑکے کرتے ہیں۔ ان کا حصہ نکال کر جو میرے حصہ میں فصل آئے گی۔ اس کا چندہ بھی ادا کیا کرونگا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو انجمن اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ العبد: ہدایت اللہ موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: مستری فیض محمد امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ بابا نانک۔ گواہ شد: محمد نذیر پسر موصی

**نمبر ۸۰۸۸**: منکہ رحمت علی ولد چوہدری باغ دین صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی ۱۶۰ کنال ہے۔ جو میری واحد ملکیت ہے۔ جسکی موجودہ قیمت -/۸۰۰۰ روپیہ ہے اور مکان -/۱۵۰۰ روپے کے ہیں۔ اسمیں سے ایکہزار روپیہ کی اراضی رہن شدہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور جائیداد اسکے پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: رحمت علی بقلم خود موصی۔ گواہ شد: چوہدری سمیع احمد۔ گواہ شد: سید نذیر حسین۔ گواہ شد: خورشید احمد [illegible]

## طبیہ عجائب گھر کی مخصوص مرکبات

**سرمہ جواہر والا** اس سرمہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ نظر کو تیز کرتا ہے۔ ککرے۔ جالا۔ ڈھلکا۔ دھند وغیرہ میں بھی بیحد مفید ہے آزمائش شرط ہے۔ قیمت چھ روپے تولہ

**تریاق الاطفال** بچوں کی بدہضمی ہرے پیلے دست۔ سوکھا۔ غرضیکہ بچوں کے تمام امراض میں مفید ہے۔ اس کا اہم جزو سچے موتی ہیں۔ قیمت تین روپے شیشی

**اکسیر ملیریا** ملیریا جیسے موذی مرض کو دور کر کے بدن میں طاقت پیدا کرتی ہے۔ کھانے کے بعد دونوں وقت دودھ سے یا پانی سے ایک گولی اس وقت کھلائیں۔ جبکہ معدہ صاف اور بخار اترا ہوا ہو۔
قیمت ایک روپیہ کی ۱۰ گولیاں!

**ذیابیطس کی دوائی** شکر کو روکتی ہے۔ جسم کو تقویت دیتی ہے۔ پیشاب کو اصلی حالت پر لاتی ہے۔ سچے موتی۔ کشتہ بیضہ مرغ۔ کشتہ فولاد۔ کشتہ مرجان وغیرہ وغیرہ اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔
قیمت ۴۲ روز کیلئے پانچ روپے

**دوائی بواسیر** بواسیر خونی میں بے حد مفید ہے۔ اور خون کو صاف کرتی ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۴۲ گولیاں) پہلی خوراک ہی اپنا اثر دکھاتی ہے۔

**منیجر طبیہ عجائب گھر قادیان**

## حبِ مروارید عنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کو دور کرنے کا ایک اعلیٰ مجرب نسخہ ہے۔ مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصلی سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت یکصد گولیاں دس روپے۔ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

**دواخانہ خدمتِ خلق قادیان**

## اُردو تبلیغی لٹریچر!

| | |
|---|---|
| پیارے رسول کی پیاری باتیں | ۰-۰-۱ |
| پیارے امام کی پیاری باتیں | ۰-۰-۱ |
| اسلامی اصول کی فلاسفی | ۰-۸-۰ |
| نماز مترجم بڑی سائز | ۰-۴-۰ |
| ملفوظات امام زمان | ۰-۴-۰ |
| ہر انسان کو ایک پیغام | ۰-۲-۰ |
| اہل اسلام کسطرح ترقی کر سکتے ہیں | ۰-۲-۰ |
| دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ | ۰-۲-۰ |
| تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپیہ کے انعامات | ۰-۲-۰ |
| احمدیت کے متعلق پانچ سوالات | ۰-۲-۰ |
| مختلف تبلیغی رسالے | ۰-۴-۱ |
| | ۰-۰-۵ |

جملہ پانچ روپے کا سٹ معہ ڈاک خرچ چار روپیہ میں پہنچا دیا جائیگا:۔
۲-۸-۰ کی کتب دو روپیہ میں پہنچا دی جائیں گی:۔

**عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن**

## راحت رساں

ایک خاندانی طبیب کا خاص الخاص صدری نسخہ جو سالہا سال سے ہزاروں لوگوں کے زیر استعمال ہے۔ یہ گولیاں اعصاب دماغ اور جملہ اعضائے رئیسہ کو بیحد طاقت دیتی ہیں۔ خالص خون بکثرت پیدا کرتی ہیں۔ قبض کشا ہیں ان کے استعمال سے معدہ مضبوط ہوکر بھوک خوب لگتی ہے۔ اعصاب کے لئے اس سے زیادہ مفید چیز آپ کو مشکل سے ملیگی۔ فالج اور لقوہ تک میں اس کے حیرت انگیز فوائد کا مشاہدہ کیا جا چکا ہے۔ قیمت چالیس گولی صرف دو روپے

ملنے کا پتہ: سیٹھ برادرس قادیان

## اعلان نکاح

میرے لڑکے میاں بشیر احمد کا نکاح عزیزی برکت بی بی دختر حکیم محمد رمضان صاحب انبالوی کے ساتھ مورخہ ۱۱/۲/۴۵ بروز جمعہ بعد نماز مغرب میاں شریف احمد صاحب اکاؤنٹنٹ پوسٹ آفس حصار نے بعوض مبلغ -/۵۰۰ روپے حصار میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اس تعلق کو اللہ پاک مبارک فرماوے آمین۔ خاکسار منشی محمد بخش ریٹائرڈ سٹور کیپر حصار۔

## ضرورت رشتہ

ضلع شیخوپورہ کے ایک معزز زمیندار کو اپنی لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی پرائمری تک تعلیم یافتہ اور امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہے۔ لڑکا تعلیم یافتہ برسر روزگار اور جاٹ قوم سے ہو۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔
ع معرفت منیجر الفضل قادیان

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**کلکتہ** ۱۸ فروری۔ حکومت ہند کے لیبر ممبر ڈاکٹر امبیدکر نے کل ایک تقریر میں بتایا۔ کہ اچھوت اقوام کو الگ انتخابات کا حق دیا جائے۔ اگر اس مقصد کے لئے ہندو قوم کوئی انٹرنیشنل بورڈ مقرر کرنا چاہے۔ تو میں اس کے فیصلہ کو ماننے کے لئے تیار ہوں۔

**بھوپال** ۱۸ فروری۔ نواب گوہر تاج بیگم صاحبہ نے جو ریاست بھوپال کی ولیعہد ہیں۔ کل ایک تقریر میں حکومت سے اپیل کی۔ کہ ملک میں ایسے انتظامات کئے جائیں۔ جن سے قحط کا خطرہ دور ہو جائے۔ اس مقصد کے پیش نظر یہ ضروری ہے۔ کہ ملک میں جابجا زراعتی سکول کھولے جائیں۔

**الہ آباد** ۱۸ فروری۔ آل انڈیا نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس کل ختم ہو گئی۔ اس نے متعدد ریزولیوشنز پاس کئے۔ کل سر اکبر حیدری نے اپنی تقریر میں حاضرین سے اپیل کی کہ ملک کو قحط کے خطرات سے محفوظ رکھنے کے لئے قلمی فرائض زیادہ سے زیادہ بہتر طور پر بجا لائیں۔

**دہلی** ۱۸ فروری۔ ڈاکٹر تھامس فورڈ جو انگلستان کی میڈیکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ممتاز رکن ہیں۔ ان دنوں ہندوستان کے کارخانوں اور لیباریٹریوں کا معائنہ کر رہے ہیں۔ آپ نے بہت سی قیمتی اصلاحات اور تجاویز بتائی ہیں۔

**چنکنگ** ۱۸ فروری۔ چین میں دریائے ییلو کا بند ٹوٹ جانے کی وجہ سے نشتر لاکھ ایکڑ زمین زیر آب ہو گئی ہے۔ جس سے ساٹھ لاکھ انسان خانماں برباد ہو گئے۔ اور فصلیں تباہ ہو گئیں۔

**چنکنگ** ۱۸ فروری۔ آج ایک خبر سے معلوم ہوا۔ کہ منچوریا میں کمیونسٹوں اور سنٹرل گورنمنٹ کی فوجوں میں پھر لڑائی شروع ہو گئی ہے۔

**بٹاویہ** ۱۸ فروری۔ انڈونیشی ری پبلک کی مجلس عاملہ نے ڈاکٹر شہریار کی کیبنٹ پر اعتماد کا ووٹ پاس کر دیا ہے۔

**پشاور** ۱۸ فروری۔ سرحد اسمبلی کی دو اور نشستوں کے نتائج کا اعلان ہو گیا ہے جن میں مسلم لیگ کے امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ اب صرف ایک نشست کا نتیجہ باقی ہے۔

**گوڑگاؤں** ۱۸ فروری۔ آج ضلع گوڑگاؤں کے دو حلقوں کا نتیجہ نکل آیا۔ جن میں مسلم لیگ کامیاب رہی۔

**لنڈن** ۱۷ فروری۔ ایران میں جو کچھ ہوا ہے۔ اس سے افغانستان کے پولیٹیکل حلقے سخت مضطرب نظر آتے ہیں۔ اور انہیں افغانستان کے مستقبل کی فکر لاحق ہو گئی ہے۔ افغانستان کو اس امر کا خدشہ ہے۔ کہ اس کی بھی جلد یا بدیر روس سے کشمکش ہو جائے گی۔ دونوں ملکوں کی سرحدیں دریائے اوکس سے ملتی ہیں۔ اور اس دریا میں جو جزیرے ہیں۔ ان کی ملکیت پر جھگڑا ہو سکتا ہے۔

**بنارس** فروری۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اس مرتبہ ہم یہ ہرگز برداشت نہ کریں گے۔ کہ ایک طرف ملک میں لاکھوں آدمی بھوک سے مر رہے ہوں۔ تو دوسری طرف ضیافتیں اڑائی جا رہی ہوں۔ اور ناچ رنگ کی محفلیں منعقد کی جا رہی ہوں۔ اگر اب ہندوستان میں لوگ بھوک سے مرے۔ تو ایک ایک موت کا بدلہ لیا جائے گا۔

**گجرات** ۱۷ فروری۔ سپیشل جیل سے پانچ سیکیورٹی قیدی رہا کر دیئے گئے ہیں

**لاہور** فروری۔ شہری اور دیہاتی علاقوں میں طبی امداد کی حالت بہتر بنانے کے لئے حکومت پنجاب نے اپنی پنج سالہ سکیم میں ۷ کروڑ ۹۹ لاکھ ۹۸ ہزار روپے کی رقم طبی امداد کے لئے تجویز کی ہے۔ اس رقم سے اس پانچ سال کی مدت میں سترہ نئی ڈسپنسریاں دیہاتی علاقوں میں کھولی جائیں گی۔

**لنڈن** ۱۷ فروری۔ برٹش پارلیمنٹری ڈیلیگیشن کے ممبران جو ہندوستان کا دورہ کر کے برطانیہ واپس پہنچ گئے ہیں۔ برطانوی پبلک کو بتا رہے ہیں۔ کہ اگر ہندوستان کا خوراکی مسئلہ جلد حل نہ کیا گیا۔ تو بے حد مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ میجر وائٹ نے دارالعوام میں بتایا۔ کہ یہاں تو خشک انڈوں کی بہم رسانی پر غصہ کا اظہار کیا جاتا ہے۔ لیکن وہاں اگلے چند مہینوں میں ۶۰ لاکھ ہندوستانیوں کے بھوک سے ہلاک ہو جانے کا خطرہ ہے۔

**رنگون** ۱۸ فروری۔ لارڈ کیلان کو ساؤتھ ایسٹ ایشیا میں سپیشل ہائی کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ ملک میں خوراک کی حالت بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ اور موجودہ قحط کے بداثرات سے ملک کو محفوظ رکھیں۔ آپ بہت جلد لارڈ ویول اور گورنر بنگال سر فریڈرک بروز سے ملاقات کریں گے۔

**ٹوکیو** ۱۸ فروری۔ جنرل میکارتھر نے ٹریبونل کے ججوں کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے۔ جو جاپانی جنگی ملزموں کے مقدمات کی سماعت کرے گا۔

**ٹوکیو** ۱۸ فروری۔ شہنشاہ ہیرو ہیٹو نے آج ایک بیان میں امریکہ سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کی طرف متوجہ ہوں۔

**بٹاویہ** ۱۸ فروری۔ ابھی تک انڈونیشی ری پبلک کے وزیر اعظم سلطان شہریار کی لیفٹیننٹ گورنر خان مک سے انڈونیشیا کو کامن ویلتھ کا درجہ دینے کے متعلق گفتگو شروع نہیں ہوئی۔ آج ایک برطانوی فوج پر اس کے نقل و حمل کے دوران میں انتہا پسندوں کے ایک گروہ نے حملہ کر دیا۔ اس مزاحمت کو فرو کرنے کے لئے توپیں چلانی پڑیں۔ متعدد اشخاص ہلاک اور مجروح ہو گئے۔

**قاہرہ** ۱۸ فروری۔ اسماعیل صدیقی پاشا نے پیش کردہ وزیروں کو شاہ فاروق نے منظور کر لیا ہے۔ آج شاہ فاروق نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ صدیقی پاشا بہت جلد اینگلو مصری معاہدہ کے متعلق حکومت برطانیہ سے گفت و شنید شروع کر دیں گے۔

**دہلی** ۱۸ فروری۔ حکومت ہند کا کینیڈا سے جو معاہدہ ادھار اور پٹہ کے بارے میں تھا۔ وہ ۲ ستمبر ۱۹۴۵ء سے ختم ہو گیا ہے۔ اب نئے سرے سے معاہدہ کرنے کی ضرورت ہو گی۔

**دہلی** ۱۸ فروری۔ کمانڈر انچیف نے آج ایک بیان میں بتایا۔ کہ آزاد ہند فوج کو اٹلی جرمنی اور جاپان کی حکومتوں نے ہندوستان کے خلاف لڑانے کے لئے ہر ممکن کوشش صرف کی۔ مگر انہیں بہت کم کامیابی ہوئی۔

**پشاور** ۱۸ فروری۔ سرحد اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر مسٹر مہر چند کھنہ نے ۲۴ تاریخ کو کانگرسی ممبروں کا ایک جلسہ طلب کیا ہے۔

**دہلی** ۱۸ فروری۔ سنٹرل اسمبلی میں حکومت ہند کے ٹرانسپورٹ ممبر نے بجٹ سیشن کے دوران میں ذکر کیا۔ کہ ابھی تک ریلوے کے ۱۳۷۷ بڑے ڈبے۔ اور ۱۶۹۱ چھوٹے ڈبے فوجی کام پر لگے ہوئے ہیں۔ جب تک وہ واپس نہ آجائیں مسافروں کو مکمل سہولیت نہیں پہنچ سکتی۔ لمبے سفر کے لئے دھات کے بنے ہوئے ایک قسم کے ڈبوں کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔ جن میں ڈیوڑھے اور تیسرے درجے کے مسافروں کے لئے بہت آرام دہ نشستیں بنائی گئی ہیں۔

**دہلی** ۱۸ فروری۔ آج تیسری فوجی عدالت میں صوبیدار شنگھارا اور جمعدار فتح خاں کے مقدمہ کے سلسلہ میں وکیل صفائی نے بحث ختم کرتے ہوئے کہا۔ کہ ان ملزموں کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہیئے۔ جو فاتح مفتوح سے کیا کرتے ہیں۔

**پشاور** ۱۸ فروری۔ سرحد اسمبلی کی آخری نشست کا نتیجہ نکل آیا ہے۔ اس میں سردار رام سنگھ صاحب منتخب کر لئے گئے ہیں۔ آپ کے مقابلہ میں سردار اجیت سنگھ سابق منسٹر پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ تھے اس وقت مختلف پارٹیوں کے کامیاب ہونے والے ممبروں کی پوزیشن یہ ہے کانگرس ۳۰۔ مسلم لیگ ۱۷۔ نیشلسٹ مسلمان ۲۔ اکالی سکھ ۱۔

**لاہور** ۱۸ فروری۔ پنجاب اسمبلی کی چودہ نشستوں کا نتیجہ آج نکلا ہے۔ کامیاب ہونے والے امیدواروں کی پوزیشن یہ رہی مسلم لیگ ۷۔ کانگرس ۴۔ یونینسٹ پارٹی ۳۔ کامیاب ہونیوالوں میں میجر عاشق حسین (یونینسٹ) بھی ہیں۔ اس وقت تک ۴۳ امیدوار منتخب کئے گئے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے۔ کانگرس ۱۶ مسلم لیگ ۱۴۔ یونینسٹ ۱۰۔ آزاد ۱ یورپین ۱۔ اینگلو انڈین ۱۔

**دہلی** ۱۸ فروری۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں بجٹ سیشن کے دوران میں حکومت ہند کے فنانس ممبر نے ایک بل پیش کیا۔ جس میں سکہ کو تبدیل کرنے کے بارے میں تجاویز تھیں۔ ایک تجویز یہ تھی۔ کہ روپیہ کے ایک سو حصے کئے جائیں۔